رجسٹرڈ ایل ۱۳۵۷ — دسمبر ۲۲ء

دھلی کا ماھوار طبی رسالہ

المسیح

مرتبہ

زبدۃ الحکماء حکیم محمد کبیر الدین

مؤلف و پروفیسر طبیہ کالج دہلی

قیمت سالانہ مع محصول ۲/ عہ

قیمت فی پرچہ ۴ر

مہتمم ناظم دفتر المسیح قرول باغ دھلی

محبوب المطابع دہلی میں چھپکر دفتر المسیح سے شائع ہوا

طبیہ کالج دہلی جدید کورس کی کتابیں

(مؤلفہ زبدۃ الحکماء حکیم محمد کبیر الدین مؤلف پروفیسر طبیہ کالج دہلی)

(۱) افادۂ کبیر یہ کتاب طب یونانی کے تمام اصول و قواعد کو نہایت سلیس اور عام فہم زبان میں بتاتی ہے۔ اور نبض و قارورہ کو واضح اور صاف طور پر سمجھاتی ہے اور طبیہ کالج دہلی کے سال اول کے کورس میں داخل ہے۔ یہ حقیقت میں طب یونانی کی نہایت مشہور قدیم عربی کتاب موجز القانون کا ترجمہ اور اس کی شرح ہے۔ اس میں دیگر تشریحی نقشہ جات کے علاوہ نبض کی رگوں کا نہایت صاف نقشہ ہے۔ قیمت عہ مجلد دو روپیہ ع۱۲ علاوہ محصول ڈاک۔

(۲) ترجمۂ کبیر یعنی طب یونانی کی عظیم الشان عربی کتاب شرح اسباب کا سلیس اور مقبول عام ترجمہ جو طبیہ کالج دہلی کے نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ اس کتاب میں سر سے پاؤں تک تمام امراض کے اسباب علامات اور علاج نہایت سلیس عبارت میں درج ہیں۔ اور ہر ایک بحث دلچسپ طبی نکتوں اور فلسفی باریکیوں سے معمور ہے جن سے اردو اور فارسی داں ابتک قطعاً محروم تھے۔ کل کتاب چار جلدوں میں منقسم ہے اور ہر ایک جلد کی قیمت دو روپے ہے۔ مجلد فی ع۱۲

(۳) تشریح کبیر یہ کتاب فن تشریح کی جامع اور مکمل کتاب ہے۔ اور تمام رگ پٹھے اور اندرونی اعضاء کی حالتوں کو سلیس اردو میں بتاتی ہے جس کی عظمت کے لیے صرف اس قدر کافی شہادت ہے کہ دہلی کے عظیم الشان طبیہ کالج کے نصاب تعلیم میں داخل کی گئی ہے۔ اور طبیہ کالج کے ایما سے تیار کی گئی ہے۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے دوبارہ زیر طبع ہے۔

(۴) منافع کبیر عظیم الشان کتاب دراصل کلیات طب کی جدید طرز کی کتاب ہے جسے دہلی کے مشہور طبیہ کالج نے خاص طور پر اپنے کورس کی تکمیل کے لیے تیار کرایا ہے اور اپنے نصاب تعلیم میں داخل کیا ہے۔ اس میں تمام اعضاء کے افعال و وظائف نہایت سلیس اور دلچسپ عبارت میں لکھے گئے ہیں اور دونوں طبوں یعنی یونانی و ڈاکٹری اختلافی مسائل میں منصفانہ محاکمہ اور فیصلہ کیا گیا ہے علاوہ ازیں نبض و قارورہ کے قدیم و جدید طرز شناخت اور طریقۂ امتحانات لکھے گئے ہیں۔ جس سے یونانی اطباء قیمتی فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ قیمت ۳ روپے، مجلد ع۱۲

دیگر کتب

(۵) لغات اصطلاحات طبیہ یہ بے مثل طبی لغت ہے۔ اس میں تمام طبی الفاظ اصطلاحات کی

جلد دوم | ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۱ھ مطابق دسمبر سنہ ۱۹۲۲ء عیسوی | عدد چہارم

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی و نسلّم

المسیح

کہتی ہے تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا؟

کُل ہندوستان کا واحد مرکزِ اردو

انجمن ترقی اردو اورنگ آباد دکن

المسیح کو کس نظر سے دیکھتا ہے۔

یہ ہمیں معلوم ہے اور اچھی طرح اس کا اندازہ ہے کہ اگر ہندوستان کا ایک طبقہ المسیح کو تیوری بدل کر دیکھتا ہے۔ تو ایک دوسرا صداقت آشنا طبقہ بھی ہے۔ جو خندہ پیشانی سے ہر ماہ اس کے خیر مقدم کے لئے منتظر رہتا ہے ہر ماہ کی پہلی دوسری تاریخوں میں اگر ایک گروہ سے مدیر المسیح کے نام پر لعنت و ملامت کی صدائیں بلند ہوتی ہیں تو دوسرے گروہ سے تحسین و آفرین کی کچھ آوازیں بھی اٹھتی ہیں،

یہ بھی ظاہر ہے کہ جو قلوب و اذہان خمار صداقت میں مست و بیخود رہتے ہیں ان میں طعن و ملامت کی قابل نفرین صدائیں کسی قسم کی جنبش و تحریک نہیں پیدا کرتیں۔ گویا ان میں وہ اگلا احساس ہی نہیں رہتا جو ان متوجات الحائرہ سے متاثر ہو۔ ان کی زندگی وہ زندگی ہی رہتی جو اس صدائے مخالف کو مکروہات حیات

میں شامل کرے۔ لعنت و ملامت کی لہریں سنتے سنتے دل و دماغ میں ابتدا سے اس طرح جاگزیں ہو جاتی ہیں کہ وہ "طبیعت ثانیہ" بنکر بے اثر ہو جاتی ہیں۔

ذیل میں ہم "انجمن ترقی اردو" کے مقتدر رسالہ "اردو" کا وہ تبصرہ درج کرتے ہیں جو ماہ اکتوبر سنہ رواں میں شائع ہوا ہے۔ اس سے میرا مقصود خدانخواستہ "خودنمائی" نہیں ہے بلکہ اس سے خالص یہ مقصد ہے کہ میرے جن کاموں کو ایک طبقہ غیظ و غضب کی خون آلود نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ اس کے متعلق ہندوستان کا ہر گز اردو کیا رائے قائم کرتا ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ "انجمن ترقی اردو" کا عنان حیات کیسے اہل علم، صاحب بصیرت، اور خیر خواہ ملک و فن حضرات کے مبارک ہاتھوں میں ہے اور کس قدر ملک و فن کی خدمت ان مبارک اور برگزیدہ ہستیوں سے ہو چکی ہے

اس کے سکریٹری ملک کے مشہور خلاکار، فاضل علامہ، مولنا محمد عبدالحق صاحب ہیں، جن کا ذوق علم، جذبۂ خدمت، خلوص نیت ایک بینظیر مثال پیدا کر رہا ہے۔ مدیر المسیح

المسیح

یہ تبصرہ انجمن موصوف کے ایما پر جناب مولوی سید وحید الدین صاحب سلیم پروفیسر کلیہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن نے لکھا ہے۔ "مدیر المسیح"

یہ ایک ماہوار طبی رسالہ ہے جو دہلی سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اس وقت ہمارے سامنے اس رسالہ کے دو نمبر ہیں، یعنی نواں اور دسواں۔ اس کے مرتب کرنے والے زبدۃ الحکما حکیم محمد کبیر الدین صاحب پروفیسر تشریح و عضویات طبیہ کالج دہلی ہیں۔ ہر نمبر (۴۸) صفحات پر مشتمل ہے۔ غالباً شروع میں مرتب اور بعض خصوصی محرری

کی طرف سے چند نوٹ درج کئے جاتے ہیں۔ پھر طبی مضامین کا آغاز ہوتا ہے۔ آخر میں طبی سوالات اور ان کے جوابات ہوتے ہیں،

نوٹ جو اس رسالہ میں درج کئے جاتے ہیں عام طور پر نہایت دلچسپ ہوتے ہیں۔ ان سے نوٹ نگاروں کی وسعت معلومات اور آزادی خیالات کا اظہار ہوتا ہے۔ مثلاً نویں نمبر کے ایک نوٹ میں فصد اور دوران خون کا ذکر کیا گیا ہے۔ دوران خون کے مسئلہ کے متعلق یہ پرزور الفاظ نہایت آزادی اور جرارت کے ساتھ درج کئے گئے ہیں، کہ دوران خون کا مسئلہ ہر طرح واجب التسلیم اور ناقابل تردید ہے۔ پھر فصد کے اس خاص مسئلہ کا ذکر کیا گیا ہے جسکو آج تک یونانی اطبا تسلیم کرتے رہے ہیں۔ یعنی دائیں باسلیق کی فصد سے جگر کا مادہ بائیں باسلیق کی فصد سے طحال کا مادہ اور قیفال کی فصد سے سر اور چہرہ کا مادہ خارج ہوتا ہے۔ نوٹ نگار نے لکھا ہے کہ جب دوران خون کا مسئلہ مسلم ہے تو فصد کے متعلق یہ باتیں کسی طرح ماننے کے لائق نہیں ہیں۔

ماءاللحم کی نسبت عام خیال ہے کہ یہ گوشت کا جوہر ہے۔ اور اس سے خون کی کافی پیدائش ہو سکتی ہے۔ مگر ایک نوٹ میں مدیر صاحب لکھتے ہیں کہ "میں کسی طرح یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اگر ماءاللحم واقعی گوشت کا جوہر ہے۔ اور اس میں گوشت کے اجزا اثر کافی مقدار میں شامل ہو جاتے ہیں تو غالباً ہم کچھ دنوں تک غذا کے بغیر صرف ماءاللحم پر قناعت کر سکتے ہیں۔ اور بدن میں خون کی مقدار بہت کچھ بڑھ سکتی ہے جو لوگ ہم سے اختلاف رکھتے ہیں وہ دو چار روز تک محض ماءاللحم پر بسر کریں تو پھر اپنے جسم کی قوت اور وزن کا اندازہ کریں۔

ایک نوٹ میں لکھا ہے "کیمیائے جدید کا مبتدی بھی جانتا ہے کہ فولاد ایک ایسی چیز ہے جو کسی صورت میں اڑائی نہیں جا سکتی۔ مگر بعض حضرات فولاد کے محلول یا اُس کے کسی مرکب سیال کو تصعید کرتے ہیں اور غلطی سے سمجھ بیٹھتے ہیں کہ ایسے عرق میں فولاد

کے اجزا بھی آجاتے ہیں" مثال میں نوٹ نگار نے ایک کتاب **گلدستہ مجربات** نامی کا حوالہ دیا ہے۔ جس میں ایک نسخہ **محلول فولاد** کا لکھا ہے اور آخر میں نسخہ نگار نے تحریر کیا ہے کہ یہ محلول سیاہ رنگ کا ہوگا۔ اگر نفیس طبع امیروں کے لائق بنانا ہو تو اس سیاہ محلول کو بھبکے میں کشید کریں۔ اس ترکیب سے وہ سفید پانی کی طرح نکل آئیگا"

اشتہار بازوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ گندھک کے پیالہ میں دودھ یا پانی پینے سے گندھک کے فوائد عمدہ طرح سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ مگر حکیم شادانی لکھتے ہیں کہ "گندھک ایسی چیز ہے جو پانی میں حل نہیں ہو سکتی البتہ دودھ میں اس کا کسی قدر اثر آسکتا ہے۔ غرض کہ گندھک کے پیالہ میں اُسی چیز کا پینا یا کھانا منفعت بخش ہو سکتا ہے جس میں گندھک حل ہو سکتی ہو۔ ورنہ یہ بات محض وہم و خیال کی ہے۔

ہچکی کی نسبت **ملا نفیس** نے لکھا ہے کہ "یہ فم معدہ یا معدہ کے بالائی حصے کی انقباضی حرکت سے پیدا ہوتی ہے" نوٹ نگار نے لکھا ہے کہ متاخرین کے نزدیک ہچکی حجاب حاجز کی فوری اور انقباضی حرکت سے پیدا ہوتی ہے۔ جب حجاب حاجز یکایک سکڑتا ہے تو پھیپھڑے کی ہوا دب کر قصبہ ریہ کے ذریعے دفعتاً اوپر چڑھتی ہے۔ اور چونکہ حنجرہ کا سوراخ اس کے لئے پہلے سے آمادہ نہیں ہوتا اس لئے اس مقام کے رباطات و اوتار میں جو آواز کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ ایک جھٹکا سا لگتا ہے اسی کو ہچکی کہتے ہیں۔ یہ بیان بالکل صاف اور واضح ہے اس کی صحت میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا۔

ایک نوٹ میں لکھا ہے کہ "شیخ بوعلی سینا نے قلب کی تشریح میں قلب کے تین بطون لکھے ہیں۔ یعنی ان کے نزدیک دائیں اور بائیں بطن کے علاوہ ایک اور چھوٹا سا بطن ہے۔ جو ان دونوں کے درمیان واقع ہے۔ اور اس کا نام دہلیز البطنین ہے۔ یہ خیال تشریح اور مشاہدہ سے بالکل غلط ثابت ہوا ہے۔ اور اس میں کچھ بھی چون وچرا کی گنجائش نہیں۔ یعنی بطون محض دو ہیں دہلیز البطنین کا خیال کسی طرح

صحیح نہیں۔

ایک اور نوٹ میں لکھا ہے کہ "ملا نفیس کے نزدیک عرق النسا کا درد ایک وریدی درد ہے۔ مگر علامہ قرشی کے نزدیک یہ ایک چوڑے پٹھے کا درد ہے، ہمارے نزدیک ملا نفیس کا خیال قطعی صداقت سے بعید ہے اور قرشی کا خیال بالکل واضح اور صاف ہے۔ اسے ورید کا درد سمجھنا ایک وہم باطل ہے۔ متاخرین نے اس کی خوب تحقیق کی ہے۔ وہ اس چوڑے پٹھے کو جلد اور عضلات سے ہٹا کر اس پر خاص طرح کے جراحی اعمال کرتے ہیں۔ اور بجلی کی رَو اس میں پہنچاتے ہیں جس سے بے انتہا فوائد مرتب ہوتے ہیں۔ اس قسم کے مشاہدات اور تجربات کے بعد بھی اگر ہم ہٹ دھرمی پر اڑے رہیں تو محض ہماری جہالت و نادانی ہوگی،

موتیا بند کی نسبت قدیم اطبا میں اختلاف ہے بعض کا خیال ہے کہ اس مرض میں رطوبت بیضیہ مکدر ہو جاتی ہے۔ بعض کا گمان ہے کہ پتلی کے اندر یا اس کے آس پاس ایک عارضی رطوبت اور گدلا سا پانی اتر آتا ہے۔ مگر اب اس کی حقیقت بالکل آشکارا ہو گئی ہے۔ اور دن رات کے مشاہدہ اور موتیا بند کے جراحی عملیوں سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ اس مرض میں رطوبت جلیدیہ مکدر ہو جاتی ہے۔ آخری رائے نوٹ نگار کی ہے۔

ان نوٹوں کے دیکھنے سے ہمکو نہایت مسرت ہوئی ہے۔ ہم سمجھتے تھے کہ یونانی اطبا کے گروہ میں اصلاح کی اور جدید خیالات قبول کرنے کی صلاحیت نہیں رہی اور ان کا فن جو زوال پا چکا ہے اسکو ابھرنے کا اب کوئی موقع نہیں ملیگا۔ مگر دہلی جیسے طبی مرکز سے اس آزادی اور جراءت کے ساتھ ان صداؤں کا بلند ہونا طب یونانی کی خوش قسمتی کی علامت ہے۔ پھر جب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ روشن خیالی ان اطبا کی طرف سے ظاہر ہو رہی ہے جن کے ہاتھوں میں آنے والے طبیبوں کی عنان

تعلیم ہے تو یقین ہوتا ہے کہ طب یونانی کی بہت سی لایعنی باتیں اب کافور ہو جائیں گی، اور ان کی جگہ طب جدید کی روشنی نظر آئے گی۔ طبیہ کالج سے ایسے طبیب تعلیم پا کر نکلیں گے جو آئندہ اپنے استادوں کی طرح روشن خیال ہوں گے اور ہر نئی اور سچی بات کے قبول کرنے اور ہر پرانی اور جھوٹی بات کے ترک کرنے میں پوری آزادی اور جرأت سے کام لیں گے

طبی مضامین جو ان دو نمبروں میں درج کئے گئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) طب قدیم کا دور جدید ... حکیم سید یوسف نیر کے قلم سے۔

(۲) پیٹ کے کیڑے ..... مدیر المسیح کے قلم سے

(۳) عمل احتقان (پچکاری) ... ڈاکٹر محمد عثمان خاں میڈیکل آفیسر ریاست بڑوانی کے قلم سے۔

(۴) عقاقیر ہند (ہندوستان کی بوٹیاں) ... حکیم محمد عبد الواحد کے قلم سے

(۵) دق کی ماہیت اور تاریخ ... حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر کے قلم سے

(۶) اسرار نبض ..... حکیم عبد الواحد کے قلم سے

(۷) قارورہ ..... مدیر المسیح کے قلم سے

دوسرے مضمون میں قدیم اور جدید معلومات تفصیل کے ساتھ جمع کی گئی ہیں، تیسرا مضمون عالمانہ ہے اور اس شرح و بسط سے لکھا گیا ہے کہ اسکا کوئی پہلو نظر انداز نہیں ہوا۔ یہ مضمون جداگانہ بھی بطور ایک رسالہ کے شائع ہو گا۔ چوتھے مضمون میں ہندوستان کے بوٹیوں کی تحقیقات کی گئی ہے۔ اور جو کچھ بوٹیوں کی نسبت معلوم ہو سکتا ہے سب درج کر دیا گیا ہے۔

عوام میں یہ بات مشہور ہے کہ کامل طبیب نبض دیکھکر ہر مرض کو بتا سکتا ہے بلکہ تشخیص مرض کے علاوہ مریض کا کھایا پیا بھی اسے معلوم ہو جاتا ہے۔ چھٹے مضمون

خوشی ہے کہ اب اس دھوکے کی ٹٹی کو سامنے سے اٹھا دینے کا وقت آگیا ہے، اور اس کی ابتدا خود طبیبوں کی طرف سے ہوئی ہے اور طبیب بھی وہ جو اسی طبی کالج کی مسند تعلیم پر جلوہ گر ہیں جنکو دہلی کے ایک شاہی اطبا کے ایک جلیل القدر رکن سے قائم کیا ہے۔ علم کے رستے کو اوہام وخرافات کے کانٹوں سے صاف کرنا ایک ایسا جہاد ہے کہ جو لوگ اس پر کمربستہ ہوئے ہیں ان کے نام آئندہ زمانہ کی تاریخ میں سنہری حرفوں سے لکھے جائیں گے، ہزار آفریں اُن جلیل الشان اطبا پر ہے جو طعن وملامت کی پروا نہیں کرتے اور شمع صداقت کے گرد پروانوں کی طرح جل کر خاک ہونے پر آمادہ ہو گئے ہیں،

ساتواں مضمون بھی جو قارورہ پر ہے جدید اور قدیم معلومات کا ذخیرہ ہے اس میں بھی طب یونانی کی بہت سی غلط باتوں پر بیباکی سے رائے دی گئی ہے، مثلاً لکھا ہے کہ ڈاکٹری میں پتھری کی تین قسمیں ہیں ان کی تفصیل کے بعد بتایا ہے کہ طب یونانی میں صرف دو قسم کی پتھریاں بتائی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی لکھا ہے کہ اس خیال کی کمزوری بالکل عیاں ہے۔ جو خفیف غور وتامل سے ظاہر ہو سکتی ہے، یا مثلاً شیخ بوعلی سینا کا قول ہے کہ " قارورہ سے براہ راست جگر کے حالات، اعضائے بول کے حالات اور عروق کے حالات معلوم ہوتے ہیں اور ان کے ذریعے سے دوسرے اعضا کے احوال اور امراض کا پتا چلتا ہے" اسپر مضمون نگار نے لکھا ہے کہ " یہ خیال اس قدیم نظریہ پر مبنی ہے کہ خلاصۂ غذا اعضائے ہاضمہ میں پکنے کے بعد جگر میں چلا جاتا ہے۔ اور تمام اخلاط جگر ہی میں بنتے ہیں اور پھر جگر ہی سے گردوں کی طرف خون اور مائیت بول روانہ ہوتی ہے۔ مگر جبکہ دوران خون محقق ہو گیا ہے اور اس سے انکار کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے تو اب یہ خیال صحیح نہیں ہو سکتا کہ پیشاب براہ راست جگر کے احوال بتاتا ہے بلکہ صحیح

یہ ہے کہ پیشاب براہ راست خون کی حالت اور اس کے اجزا بتاتا ہے اس کے بعد دوسرے اعضاء کے امراض سمجھے جاتے ہیں" یا مثلاً شیخ نے لکھا ہے کہ قارورہ کے صحیح ترین دلائل وعلامات وہی ہیں جو جگر کے حالات اور علی الخصوص محدب جگر کے حالات بتاتے ہیں" مضمون نگار نے اس پر حسب ذیل نوٹ لکھا ہے، کہ یہ خیال بھی اسی وقت صحیح ہو سکتا تھا کہ جبکہ مائیت بول براہ راست جگر سے گردوں کی طرف آتی۔ حالانکہ دوران خون کے تسلیم کرنیکے بعد یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ شریان اعظم کی شاخوں کے ذریعے خون گردوں میں پہنچتا ہے جہاں مائیت وغیرہ سے صاف ہو کر وریدوں کے ذریعے واپس ہوتا اور سیدھا قلب میں پہنچتا ہے یا مثلاً ایک جگہ اسی مضمون میں لکھا ہے کہ شیخ کا یہ خیال کہ کسی رگ کے پھٹنے کے بغیر خون خارج ہو سکتا ہے ناقابل تسلیم ہے، یہ کسی طرح باور نہیں کیا جا سکتا کہ خون رگوں سے بغیر اُن کے پھٹنے کے باہر آجائے، بلکہ یہ بات ماننی پڑے گی کہ کوئی رگ یقیناً پھٹ گئی ہے،

اس رسالہ کی سالانہ قیمت عہ ہے یونانی طبیبوں کو اور ان کو جو اس فن سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہم مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اس رسالہ کو ضرور خریدیں رسالہ کی قیمت کم ہے، مگر اس کے فوائد قیمتی ہیں۔ ڈاکٹروں کو بھی لازم ہے کہ وہ اسکو خرید کر ضرور اپنے مطالعہ میں رکھیں اور ان ارزاں دیسی دواؤں سے مستفید ہوں جو آسانی سے ان مقامات میں بھی دستیاب ہو سکتی ہیں جہاں انگریزی دوائیں نہ ملتی ہوں، پھر چونکہ یہ رسالہ ان لوگوں میں روشنی پھیلاتا اور ان کے اغلاط واوہام کی اصلاح کرنا چاہتا ہے جو درحقیقت راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں اور تعصب کے غبار سے اُن کی آنکھیں دھندلی ہو رہی ہیں اسلئے اس رسالہ کی خریداری گویا اس قومی جہاد میں شریک ہونا ہے جسپر قوم کی فتحیابی کی بنیاد ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری یہ صدا اس طبقے میں گونج پیدا کریگی جو صداقت کی باتیں سننے سے بہرے اور تعصب کے سبب سے تحمل و رواداری سے بے بہرہ ہیں ؎

شذرات

دلچسپ طبی معلومات

حرارت بدنی ذیل میں انسان اور بعض دیگر حیوانات کا درجہ حرارت غریزی بتاتے ہیں، تا کہ انسانی حرارت کا ان گرم خون رکھنے والے حیوانات کی حرارت سے مقابلہ کیا جا سکے اور درجہ اختلاف معلوم ہو۔ (اڈیٹر)

	حرارت از مقیاس الحرارت مروجہ	از صد درجاتی مقیاس الحرارت
انسان	۹۸ر۶	۳۷
بندر	۱۰۰ر۶	۳۸ر۱
گھوڑا	۱۰۰	۳۷ر۸
کتا	۱۰۲ر۲	۳۹
خرگوش	۱۰۳ر۱	۳۹ر۵
ارنب مصری	۱۰۲ر۴	۳۹ر۱
مرغی	۱۰۸	۴۲ر۲

نبض کا فائدہ اور قدرتی مقصد ہماری قدیم طبی کتب میں نبض کا مقصد یہ بیان کیا جاتا ہے کہ شریانوں کے پھیلنے سے نسیم بارد اندر داخل ہوتی ہے اور اس سے روح حیوانی کی گرمی زائل ہوتی ہے اور اس کے سکڑنے سے روح حیوانی کے بخارات دخانیہ اور اس کی گندگی خارج ہو جاتی ہے۔ اور اس آمد و رفت کا ذریعہ جلد کے مسامات ہیں۔ یہاں سے نسیم داخل ہو کر شریانوں میں پہونچتی ہے اور یہیں سے روح کے بخارات خارج ہوتے ہیں۔

لیکن اس دور جدید میں جبکہ ثابت ہو گیا کہ تمام اعضاء کے تغذیہ کا حقیقی ذریعہ یہی شریانی خون ہے۔ تو اب نبض کا مذکورہ بالا فائدہ ایک خیالی امر ہو گیا،

شریانوں کے اندر جب قلب کے دھکیلنے سے خون پہنچتا ہے تو شریانیں پھیل جاتی ہیں۔ اور پھر شرائین اپنی قدرتی لچک سے سکڑتی ہیں۔ غرض ان دونوں حرکات سے خون قلب سے اعضا کی طرف جاتا ہے اور وہاں تغذیہ میں صرف ہوتا ہے

اس سے پہلے قدما کا خیال یہ تھا کہ شریانی خون تغذیہ وغیرہ میں خرچ نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ وہ تقریباً ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ اور تغذیہ کا دارومدار وریدی خون پر خیال کیا جاتا تھا "از مدیر المسیح"

اشاعت امراض کا حیرتناک ذریعہ

یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ مختلف امراض کے جراثیم، طلائی نقرئی و دیگر سکوں کے ذریعہ اشاعت پذیر ہوتے ہیں۔ بالخصوص سونے کے سکے اس خاص کام میں زیادہ ممد ہوتے ہیں۔ کیونکہ جراثیم سونے کی چیزوں سے زیادہ مانوس ہیں وہ لوگ جو اپنی جیبوں میں سکے اور سکوں کے ساتھ لاکھوں امراض بھرے پھرا کرتے ہیں، امید ہے اس تجربہ سے گہرا سبق حاصل کریں گے،

ضعف معدہ کا علاج مالش سے

نیو یارک ' امریکہ ' میں ایک ڈاکٹر ضعف معدہ کے علاج میں مشہور تھا۔ لیکن علاج شروع کرنے سے پہلے وہ مریض سے قسم لیتا تھا کہ مریض اس کے طریق علاج کو افشا نہ کریگا۔ ہزاروں مریض اس کے علاج سے صحتیاب ہوئے۔ ڈاکٹر کے مرجانے کے بعد لوگ متحیر ہو گئے جبکہ ان کو معلوم ہوا کہ مرحوم ڈاکٹر کے پاس سوائے اس نسخہ کے اور کچھ نہ تھا کہ بیداری کے بعد پندرہ منٹ تک، ظہر اور عصر کے پہلے سونے سے قبل ایک گھنٹہ تک، مسلسل مگر آہستہ مریض کے پیٹ اور انتوں کو ہتیلی سے ملتا تھا۔

عدس مسلم، کشنیز خشک، عنب الثعلب خشک (ہر ایک چھ ماشہ) تین پاؤ پانی میں جوش دیں جب تیسرا حصہ باقی رہے تو صاف کر کے غرغرہ کرائیں،

یہ غرغرہ قلاع فم (منہ آنے) میں بھی اور خناق و ورم حلق کی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قلاع کی صورت میں پوست درخت ببول ۶ ماشہ پھٹکری ۲ ماشہ بڑھاتے ہیں اور خناق و درد حلق کے وقت برگ توت سیاہ ۶ ماشہ اضافہ کرتے ہیں،

اگر ان تدابیر سے نزلہ میں فائدہ نہ ہو تو تنقیہ کریں جس کی صورت یہ ہے کہ پہلے منضج پلائیں۔ اس کے بعد مسہل بارد اور حب بنفشہ سے تنقیہ کریں۔ حب بنفشہ کا طریقہ استعمال حب ایارج کے مانند ہے،

نسخہ منضج گل بنفشہ ۷ ماشہ مویز منقیٰ ۹ دانہ بیخ کاسنی ۷ ماشہ بادیان ۷ ماشہ گاؤزبان ۵ ماشہ اسطوخودوس ۵ ماشہ۔ سب دواؤں کو شب کے وقت گرم پانی میں بھگوئیں صبح کو مل کر چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔ سات روز استعمال کرنے کے بعد حب بنفشہ اس طریقہ سے استعمال کریں،

حب بنفشہ :- گل بنفشہ ۱۲ ماشہ تربد سفید ۹ ماشہ رب السوس ۳۔ ماشہ سقمونیا ۱۔ ماشہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر برگ کاسنی کے سبز پتوں کے عرق میں ملا کر گولیاں بنائیں رات کو جب چار گھڑی رات باقی رہے اس وقت یہ گولیاں سات ماشہ یا ایک تولہ لیکر پانی کے ساتھ یا عرق گاؤزبان کے ساتھ کھا کر سو رہیں صبح کو وہی اوپر کا منضج پئیں۔ مگر اس میں مندرجہ ذیل دست آور دوائیں اور بڑھائیں، سنا مکی ۷ ماشہ دوسری دواؤں کے ساتھ بھگو کر جوش دیں اور شکر سرخ ۴ تولہ ترنجبین ۴ تولہ اور شیرہ مغز بادام شیریں ۷ دانہ آخر میں ملائیں۔ شام کو نرم کھچڑی کھلائیں دوسرے روز تبرید کا نسخہ دیں،

نسخہ تبرید جو مسہل کے بعد دوسرے روز دیا جاتا ہے۔ خمیرہ گاؤزبان ۲ تولہ

چاندی کے ورق ایک عدد میں لپیٹ کر اول کھائیں۔ اس کے اوپر لعاب بہدانہ ۳ ماشہ شیرہ عناب ۵ دانہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں شیرہ اور لعاب نکالکر شربت بنفشہ بڑھا کر اور اوس کے اوپر تخم ریحاں ۶ ماشہ چھڑک کر پلائیں،

تیسرے روز پھر مسہل دیں۔ اور چوتھے روز اسی طرح پھر تبرید استعمال کرائیں، اسی طرح تین چار مسہل دیں۔

تنبیہ۔ قدمائے لکھا ہے کہ "اگر مادہ تیز ہو تو قیفال (کیفلک) کا فصد کھولیں لیکن ہم ہندوستان میں اس کا مشورہ دینے سے معذور ہیں۔ ہمارے اطبائے اسکو اپنے ملک کی آب و ہوا کے لحاظ سے نہایت مضعف خیال کیا ہی اسلئے اسکو تقریباً چھوڑ دیا ہے،

ضروری احتیاط۔ نزلہ خواہ گرم ہو یا سرد، ٹھنڈے پانی ٹھنڈی ہوا اور برف سے قطعی اجتناب کرنا چاہئے، سرد پانی کا سر پر ڈالنا، ٹھنڈی ہوا میں سر کھولنا، اور سرد پانی سے نہانا سخت مضر ہوتا ہے۔ بلکہ اگر ممکن ہو تو سر کو سینکنا نہایت مفید ہوتا ہے تاکہ مسامات کھلیں اور پسینہ آجائے اس وجہ سے بھپارہ (انکباب) لینا سینک کرانا مفید بتایا گیا ہے۔ دن کے وقت سونا علی الخصوص کھانا کھانے کے بعد قطعی درست نہیں ہے، گوشت سے پرہیز رکھنا ضروری ہے۔

خاص ہدایت۔ ابتداء نزلہ میں خواہ سرد ہو یا گرم یک لخت اسکو بند نکرنا چاہئے بلکہ اگر یک لخت بند ہو جائے تو کاغذ۔ نبات سفید، عنبر، عود وغیرہ جلا کر اس کی دھونی دینی چاہئے۔ اور بابونہ ایک تولہ اکلیل الملک تولہ، تخم خطمی ۱ تولہ، تخم خبازی ۱ تولہ کو جوش دیکر اس کا بھپارہ لینا چاہئے،

نسخہ دیگر برائے نزلہ حار۔ شیرہ مغز بادام شیریں ۵ دانہ۔ شیرہ مغز تخم کدو ۳ ماشہ شیرہ مغز تخم کاہو ۳ ماشہ شیرہ مغز تخم تربوز ۳ ماشہ پانی میں شیرہ نکالکر شربت بنفشہ ۲ تولہ

ملا کر پلائیں،

یہ نسخہ محض موسم گرما میں استعمال کرانا چاہئے اور بہیدانہ والا نسخہ ہر دو موسم سرما وگرما میں قابل استعمال ہے

نسخہ دیگر۔ یہ بھی نزلہ حار میں استعمال کیا جاتا ہی اور جبکہ نزلہ کی تیزی توڑنی مقصود ہو۔ شیرہ عناب ۵ دانہ۔ شیرہ تخم کدو شیریں ۵ ماشہ پانی میں شیرہ نکالکر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ یہ نسخہ بھی موسم سرما کے لئے موزوں نہیں،

ناک میں روغن نیلوفر اور روغن کدو شیریں ڈال سکتے ہیں اور صندل و کافور کی دہونی بھی مفید چیز ہے

نزلہ بارد

اس کی علامت یہ ہے کہ حرارت و سوزش کی علامتیں غائب ہوتی ہیں، اور سردی کے غلبہ کی علامتیں پائی جاتی ہیں، اس میں رطوبت گاہے رقیق اور گاہے غلیظ ہوتی ہے۔ مگر دونوں صورت میں حدت و تیزی اور جلن نہیں ہوتی،

اصول مطب۔ اگر بلغم غلیظ ہو تو یہ نسخہ دیں،

جوشاندہ۔ گل بنفشہ، تخم خطمی، تخم خبازی ہر ایک ۷ ماشہ گاؤزبان ۵ ماشہ عناب ۵ دانہ۔ نبات سفید ۲ تولہ۔ سب کو پانی میں جوش دیکر صبح وشام پلائیں

اگر دماغ کی تقویت منظور ہو تو خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ ورق نقرہ (یک عدد) میں لپیٹ کر یا خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۷ ماشہ نسخہ بالا پینے سے پہلے کھلائیں اور اوپر سے نسخہ پلائیں (مطب دہلی)

جوشاندہ گاؤزبان۔ گل گاؤزبان۔ یہ پہلے نسخہ سے زیادہ کثیر الاستعمال ہے۔ یہ بھی اسی وقت دیتے ہیں جبکہ بلغم غلیظ اور نزلہ بارد ہو، گاؤزبان ۳ ماشہ

گل گاؤزبان ۳ ماشہ۔ اصل السوس مقشر ۵ ماشہ نبات سفید ۲ تولہ سب کو پانی میں جوش دیکر صاف کرکے پلائیں،

اضافات: بر گاہے اس میں کویہ ابریشم ۵ ماشہ سبوس گندم ۵ ماشہ اضافہ کرتے ہیں،

دیگر: گل بنفشہ۔ اسطوخودوس۔ اصل السوس ہر ایک ۰ ماشہ نبات سفید ۲ تولہ سب کو پانی میں جوش دیکر پلائیں، اگر نزلہ بند ہو جائے تو مذکورہ بالا تدبیر سے کھولیں اور گاؤزبان گل گاؤزبان والا نسخہ پلائیں چھینکیں لائیں سینک کریں،

تکمید (سینک) جاورس، سبوس گندم ہر ایک ۲ تولہ۔ نمک طعام ایک تولہ کوٹ چھانکر اور پوٹلی باندھکر تکمید کریں،

عطوس (نسوار) جو بند زکام میں مفید ہے۔ برگ تبت، تمباکو، نکچھکنی ہر ایک ۳ ماشہ کوٹ چھانکر چٹکی سے ذرا ذرا ناس لیں،

نسخہ دیگر: جو اکثر لوگوں میں مفید ہوتا ہے، گاؤزبان ۵ ماشہ اصل السوس ۵ ماشہ نبات سفید ۲ تولہ پانی میں جوش دیکر چھانکر پلائیں،

رموز مطب۔ نزلہ حار میں نسخہ کے اندر مصری نہیں دیتے بلکہ اس کے بجائے شربت بنفشہ دیتے ہیں، اور نزلہ بارد میں مصری (نبات سفید) یا عسل خالص (شہد)

نزلہ وزکام بارد کے لیے۔ اصل السوس، پرسیاوشان ہر ایک ۵ ماشہ، انجیر زرد ۵ دانہ شہد خالص دو تولہ، پانی میں جوش دیکر اور چھانکر استعمال کرائیں۔ اگر بخار بھی ہو تو خاکسی ۷ ماشہ اوپر سے چھڑک کر پلائیں،

رموز مطب، خاکسی نئے بخار میں نہیں دیتے ہیں بلکہ جب یہ کم از کم سات آٹھ روز کا ہو جاتا ہے تو استعمال کراتے ہیں،

جب مذکورہ بالا تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو یہ خیال کرنا چاہئے کہ قبض تو نہیں ہے قبض کی حالت میں اطریفل ملین ایک تولہ شب کے وقت کھلائیں۔ اس سے بہت جلد فائدہ ہوگا۔

علاوہ ازیں نزلہ و زکام خواہ سرد ہو یا گرم قبض کا ہو تا مرض میں اضافہ کرتا ہے ایسی حالت میں اطریفل ملین اور ملینہ جات سے بہتر دوسری چیز نہیں ہو سکتی،

اگر دائمی نزلہ زکام ہو تو یہ نسخہ استعمال کرائیں،

نسخہ نزلہ دائمی، حب جدوار ۲ عدد صبح کے وقت پانی کے ساتھ کھلائیں، اور بر شخشاش سرخ خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ میں ملا کر سوتے وقت کھلائیں،

اگر کسی تدبیر سے نزلہ و زکام دور نہ ہو اور وہ دیرینہ ہو تو یہ نسخہ دیں،

حبوب برائے نزلہ مزمن - جوہر سم الفار ایک ماشہ، سلاجیت ۲ ماشہ، کشتہ فولاد ۲ ماشہ، عنبر اشہب ۳ ماشہ، عرق گاؤزبان میں سب کو گھول کر کے سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح اور ایک گولی سوتے وقت کھلائیں۔ یہ ایک بے نظیر نسخہ ہے۔ اثنائے استعمال میں قبض کا خیال رکھیں۔ اگر قبض ہو تو اطریفل زمانی ایک تولہ یا اطریفل ملین ایک تولہ سے رفع کرتے رہیں،

پرہیز - باقی پرہیز و احتیاط وہی ہے، جو نزلہ حار کے ضمن میں بتائی گئی ہے۔

حریرہ - مغز بادام شیریں ۵ دانہ سبوس گندم ۲ تولہ شہد ۲ تولہ کا حسب دستور حریرہ بنا کر بطور غذا کے پینا مفید ہے،

اغذیہ - نزلہ بارد میں خانگی چڑیوں اور بچہ کبوتر کا گوشت اور آب نخود کی بعض لوگوں نے اجازت دی ہے، باقی تمام گوشت سے احتراز کرنا واجب بتایا ہے

حب اذاراقی - کو بھی نزلہ مزمن میں مفید بتایا گیا ہے جس کی ہم تائید کرتے ہیں

چاء بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ زکام ہوتے ہی ایک پیالی گرم چاء یا جوشاندہ

بنفشہ پکڑ اور لحاف وکمبل سے اپنے آپ کو گرم کرکے پسینہ لے آئے ہیں جس سے طبیعت صاف ہو جاتی ہے،

پانی۔ بعض اوقات شب کے وقت ایک پیالہ سرد پانی پینے سے یہ شکایت دور ہو جاتی ہے (طب رحیمی)

ڈاکٹری ادویہ

نسخہ۔ سلی سی لیٹ آف سوڈیم (ربیبہ صفصاف آگین) ۱ تولہ
آرنج سیرپ (شربت نارنج) ۱ تولہ
پانی اس قدر کہ کل سیال چار اوقیہ (تقریباً ۱۱ تولہ) ہو جائے

خوراک۔ بقدر ۲ ماشہ تین تین یا چار چار گھنٹے کے بعد پلائیں جبتک کہ صفصاف آگین کا مخصوص اثر نہ ظاہر ہو یعنی جب تک کہ کانوں میں طنین (کان بجنا) نہ شروع ہو جائے اس کے استعمال سے زکام کی حالت میں جو درد ابرو، آنکھ، اور ناک میں پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ دور ہو جاتا ہے۔ اور چھینک کا آنا اور ناک کا بہنا موقوف ہو جاتا ہے چند روز میں زکام اور کھانسی بھی دور ہو جاتی ہے،

دوسرا نسخہ۔ بعض اوقات آیوڈین (بنفشین) کے بخارات کے سونگھنے سے یہ مرض رفع ہو جاتا ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ ہاتھوں کو گرم کرکے صبغ بنفشین کی شیشی پکڑ کر دو دو یا تین تین منٹ بعد ایک گھنٹہ تک برابر سونگھیں۔ اور ہر دفعہ شیشی کو صرف ایک منٹ تک ناک کے پاس رہنے دیں،

التماس۔ جن حضرات کا زر اعانت ماہ دسمبر میں ختم ہوتا ہے وہ براہ نوازش آئندہ کے لئے زر اعانت بذریعہ منی آرڈر روانہ کرکے ممنون فرمائیں، ورنہ المسیح ماہ جنوری بذریعہ وی پی حاضر خدمت ہوگا جس کا وصول کرنا انکا اخلاقی فرض ہوگا۔ ناظم

فن جراحت

(۲)

علم الجراثیم

اقسام جراثیم جراثیم کی تقسیم کی بنیاد اگرچہ ان کی اشکال وصور پر رکھی گئی ہے لیکن ان کی بساطت شکل اور سادگی کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کے مختلف اقسام کو بیان کرتے وقت ان کے اشکال کے ساتھ ان کے وہ خواص بھی شامل کئے جاتے ہیں جو ان کے افعال اور ان کی کاشت سے تعلق رکھتے ہیں۔ یعنی بعض اقسام تو محض بوجہ خصوصیات شکل کے دوسرے اقسام سے ممتاز ہو گئے ہیں۔ مگر بعض اقسام اگرچہ شکل میں ایک دوسرے سے متحد ہیں مگر اپنے خصائص افعال جدا رکھتے ہیں۔ اسی طرح بعض اقسام اپنے طریقہ کاشت کے لحاظ سے دوسروں سے الگ ہیں۔ اس وجہ سے شکل کے علاوہ تقسیم کے وقت ان دونوں باتوں کا بھی لحاظ کیا جاتا ہے۔ جراثیم کی تین بڑی قسمیں کی جاتی ہیں،

(۱) جراثیم کرویہ[۱] یعنی گول

(۲) جراثیم عصویہ[۲] یعنی ڈنڈہ نما

(۳) جراثیم حلزونیہ[۳] یعنی خمدار

(اول) جراثیم کرویہ (کرویہ۔گول) یہ جراثیم بالکل یا قریب قریب گول ہوتے ہیں اور یہ تمام اقسام میں زیادہ سادہ ہیں۔ ان میں سے بہت ہی کم ہیں جن میں اہداب

---

[۱] جراثیم کرویہ = کاکسائی
[۲] جراثیم عصویہ = بیسی لائی
[۳] جراثیم حلزونیہ = اسپرلا

(روئیں) پائے جاتے ہیں۔ نیز ان میں بذر نہیں بنتے ہیں، یہ قسم اپنی اپنی خصوصیات کی وجہ سے مندرجہ ذیل اقسام میں منقسم ہیں،

(۱) **کرویات دقیقہ** جن میں جراثیم کے گروہ کی کوئی خاص ترتیب نہ ہو، اسی قسم سے ایک خاص قسم وہ ہے جس میں بہت سے جراثیم کرویہ ملکر خوشہ انگور کی شکل میں جمع ہوجاتے ہیں، انکو **کرویات عنقودیہ صدیدیہ** کہتے ہیں (عنقود۔ خوشہ انگور، صدید۔ پیپ)

(۲) انقسام کے بعد دو دو جراثیم ملکر دو دو کے جوڑے بنالیں، انہیں کرویات زوجیہ کہتے ہیں (زوج۔ جوڑا) (888888)

(۳) باہم ملکر زنجیر کی شکل اختیار کرلیں۔ انہیں بعض لوگ کرویات عقدیہ کہتے ہیں (ooooooooo) یہ صورت اس طرح واقع ہوتی ہے، کہ جراثیم کا انقسام برابر سلسلہ وار ایک دوسرے کے متوازی ہوتا چلا جاتا ہے، (عقد موتی کی لڑی یا ہار)

(۴) گاہے ایسا ہوتا ہے کہ ایک جرثومہ متوازی طور پر دو حصوں میں منقسم ہوجاتا ہے پھر یہ دونوں، اس طور پر منقسم ہوتے ہیں، کہ پہلی متوازی سطح سے خط مستقیم کی جانب تقسیم ہوتی ہے، اور ایک مربع اس طرح بن جاتا ہے، کہ چاروں جراثیم مربع کے چاروں کونوں پر رہتے ہیں۔ ان کو کرویات رباعیہ کہتے ہیں (رباعیہ۔ چار والے) (88)

(۵) جراثیم تین مرتبہ تین جگہ برابر برابر اس طرح منقسم ہوں کہ یہ آٹھ جراثیم اس مکعب

۱؎ کرویات دقیقہ = مائی کروکا کسائی	۳؎ کرویات زوجیہ / کرویات ثنائیہ } ڈپلوکا کسائی
۲؎ کرویات عنقودیہ = اسٹےفیلو کاکسائی	۴؎ کرویات عقدیہ = اسٹرپٹو کا کسائی
۳؎ کرویات عنقودیہ صدیدیہ = اسٹےفیلو کا کسائی پایوجینس۔	۵؎ کرویات رباعیہ = ٹٹرا کا کسائی

کے گرد محیط ہوں، یہ نئے جراثیم چونکہ ایک دوسرے سے پورے طور پر الگ الگ نہیں ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا روئی کی گانٹھیں ہیں۔ جو تین جگہ باندھی گئی ہیں۔ ان کو حزمہ[1] کہا جاتا ہے۔ یہ جراثیم علی العموم دوبارہ منقسم ہو کر مرکب ٹکڑے بنا لیتے ہیں،

دوم۔ جراثیم عصویہ (عصی یا ڈنڈہ) ان جراثیم کی شکلیں عصی یعنی ڈنڈوں کے مانند ہوتی ہے۔ ان کا قطر طولی قطر عرضی سے بڑا ہوتا ہے اور یہ علی العموم سیدھے سیدھے ہوتے ہیں۔ لیکن گاہے کسی قدر خمیدہ بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کو عصا[2] واویہ کہتے ہیں (یعنی واو جیسے ٹیڑھے) اس قسم کے جراثیم میں علی العموم بذر بنتے ہیں، اور علی العموم ان میں اہداب بھی پائے جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان میں ذاتی حرکت بھی ہوتی ہے۔ جراثیم کرویہ کی طرح اس کی بہت سی قسمیں نہیں ہیں لیکن چند اصطلاحی نام بعض خصوصیات کی وجہ سے ضرور بولے جاتے ہیں، مثلاً اگر یہ زنجیروں کی شکل میں ہوں تو ان کو عصی[3] عقدیہ کہتے ہیں (عقد۔ لڑی یا ہار) اور جب یہ چھوٹے چھوٹے عصی میں منقسم ہونے سے پہلے لمبے تاگوں کے مانند ہوتے ہیں۔ تو ان کو عصی[4] خیطیہ کہتے ہیں (خیط۔ ڈورا۔ تاگہ)

(سوم) جراثیم حلزونیہ (حلزون۔ گھونگھا) وہ جراثیم ہیں جو اصل میں لمبے لمبے بلدار عصی (ڈنڈے) کی شکل رکھتے ہیں، اور تین جانب پیچ کھاتے ہیں (؟) انہی میں سے بعض بڑے بڑے اور لمبے لمبے جراثیم کئی بل کھا کر پیچکش (برمہ) کی طرح لہردار و بلدار ہو جاتے ہیں، ان کی بعض قسمیں چھوٹی اور کم لمبی بھی ہوتی ہیں۔ جو بل کم کھاتی ہیں، ان کو شعر[5] لطیفیہ کہتے ہیں۔ اور جراثیم حلزونیہ سے علی العموم لمبے لمبے

---

[1] حزمہ = سارسین۔

[2] عصا واویہ = کاما بے سی لائی

[3] عصی عقدیہ = اسٹر پٹو بیسی لس

[4] عصی خیطیہ = لیپٹو تھرکس

[5] شعر لطیفیہ = وبریو

جراثیم مراد ہوتے ہیں۔ جراثیم حلزونیہ کی اکثر قسمیں فن جراحت کے لئے کچھ زیادہ اہمیت نہیں رکھتی ہیں۔ لیکن اس قسم میں امراض پیدا کرنے والے جراثیم صرف دو زیادہ مشہور ہیں۔ شریطیہ ہیضیا سیویہ[1] (اسیویہ۔ ایشیائی) اور حلزونیہ حمی راجعہ[2]۔ ان میں سے آخری قسم کو اب ایک قسم کا ادنی رتبہ کا حیوان[3] خیال کیا جاتا ہے۔ یعنی ان کو جراثیم سے الگ خیال کرتے ہیں

احوال زندگی۔ اگر جراثیم بلحاظ افعال حیات کے دیکھے جائیں تو یہ ان نباتات سے بہت مشابہت رکھتے ہیں جو نباتی رنگ سے خالی ہوتے ہیں کیونکہ ان کی طرح جراثیم بھی اس امر پر قادر نہیں ہوتے ہیں کہ آفتاب کی روشنی میں بسیط مواد سے مواد اولیہ[4] (مواد شورجینیہ[5]) پیدا کریں۔ اس لئے ان کی پرورش کے لئے اس امر کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ انہیں شورجین[6] عضوی (شورجین مرکب) نباتی یا حیوانی مادوں سے حاصل ہوں۔ اس جہت سے جراثیم کی دو قسمیں کی جاتی ہیں (۱) جراثیم طفیلیہ (۲) جراثیم عفنہ۔

جراثیم طفیلیہ[7] وہ کہلاتے ہیں جو صرف زندہ حیوان (یا زندہ نبات) سے تغذیہ حاصل کرتے ہیں۔ گویا دوسرے حیوان کی طفیل میں جیتے ہیں۔ اور

جراثیم عفنہ[8] (بنت العفونت) وہ کہلاتے ہیں جو اس کی قدرت نہیں رکھتے اور صرف مردہ مواد پر اپنی زندگی رکھتے ہیں۔ پہلے کی مثال جذام کے جراثیم عصویہ[9]

---

[1] شریطیہ ہیضیہ اسیویہ = وبریو کالری ایشیاٹکی

[2] حمی راجعہ = ری لیپ سنگ فیور

[3] حیوان ادنی / حوین } پروٹوزون

[4] مواد اولیہ / مواد لحمیہ } پروٹیڈ میسس ٹینس

[5] مواد شورجینیہ = نائٹروجینس میٹریل

[6] شورجین = نائٹروجن

[7] جراثیم طفیلیہ = پیراسائٹز

[8] جراثیم عفنہ / بنت العفونت } سپروفائٹز

[9] عصا جذام = لیپرسی بیسی لس

ہیں، جو اس وقت تک معلومات کی بنا پر طفیلی محض ہیں ۔ بایں معنی کہ یہ صرف زندہ ساختوں پر زندہ رہتے ہیں اور ان کی کاشت جسم سے باہر ناممکن ہے ۔ مگر جراثیم[1] عفنہ اختیاریہ کی اصطلاح ان جراثیم کے لئے بولی جاتی ہے ۔ جن میں دونوں مذکورہ اقسام کی صفتیں جمع ہوں ، وہ زندہ ساختوں سے بھی تغذیہ حاصل کرتے ہوں اور مردہ مواد سے بھی مناسب حالات میں غذا لیکر نمو پا سکتے ہوں ، ان کی مثال سوزاک[2] کے جراثیم گردیہ ہیں ۔ جو زندہ غشاء مخاطی میں تو سُرعت سے پھیلتے ہیں اور مردہ مواد میں بھی سستی کے ساتھ بڑھتے ہیں ۔ برعکس اس کے جراثیم[3] طفیلیہ اختیاریہ کی اصطلاح ان جراثیم پر بولی جاتی ہے ۔ جو مردہ مواد میں اچھی طرح بڑھ سکتے ہوں ۔ اور اس کے ساتھ ہی جراثیم طفیلیہ کی طرح زندہ ساختوں میں بھی زندگی بسر کر سکتے ہوں ، یہ بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئے ، کہ جراثیم طفیلیہ[4] اور جراثیم مرضیہ[5] کی دونوں اصطلاحیں ایک دوسرے کی مرادف نہیں ہیں ۔ چنانچہ جراثیم مرضیہ وہ کہلاتے ہیں جو امراض پیدا کر سکیں ، اور احداث مرض کبھی اس طرح بھی ہو جاتا ہے ، کہ جراثیم زندہ ساختوں کے اندر قطعاً داخل نہ ہوں ، چنانچہ جب تعفن پیدا کرنے والے جراثیم (جراثیم عفونیہ[6]) خون کے لوتھڑے میں رحم کے اندر بڑھ جاتے ہیں ۔ تو تسمم[7] عفن پیدا کر دیتے ہیں ۔ برعکس اس کے جراثیم طفیلیہ کے لئے بھی یہ ضروری نہیں ہے ۔ کہ وہ مرضی ہی ہوں اور ان سے کوئی مرض ضرور پیدا ہو علی الخصوص ادنیٰ درجہ کے حیوانات میں ، کیونکہ علی العموم ان کے خون کے اندر جراثیم طفیلی زندگی بسر کرتے ہیں ، مگر ان میں کسی قسم کے عوارض ظاہر نہیں ہوتے ،

[1] جراثیم عفنہ اختیاریہ = فیکلٹیٹو سپروفائٹس

[2] گردیہ سوزاک = گانو کاکس

[3] جراثیم طفیلیات اختیاریہ = فیکلٹیٹو سپروفائٹر

[4] طفیلیہ = پیراسائٹ

[5] مرضیہ = پیتھیا جینک

[6] جراثیم معفنہ = پٹری فیکٹو ارگے نزم

[7] تسمم دم / تسمم عفن } ٹاکسی میا ۔

عمل احتقان

(۷)

(۲) احتقان عضلی

(جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب ل.م.س. مامور طبی ریاست بڑوانی کے قلم سے)

سنکھیا اور مرکبات سم الفار

سنکھیا اگرچہ ایک شدید مہیج (خراش پیدا کرنے والی) اور زہر قاتل ہے مگر عرصہ دراز اور سیکڑوں سال سے دنیا کے ماہر وید حکیم اور ڈاکٹر اسے مختلف امراض کے لئے بطور ایک تریاق واکسیر کے کام میں لا رہے ہیں. کیمیاگر اس کے دیوانے ہیں اور جدید محققان یورپ نے اس کے سینکڑوں عجیب وغریب اور کثیر الفوائد مرکبات طیار کئے ہیں اور کرتے جاتے ہیں.

شدید اور مزمن امراض کی طویل فہرست میں شاید ہی کوئی باقی بچا ہو جس کے علاج میں سنکھیا کو دخل نہ دیا گیا ہو. جرمنی کے مشہور ومعروف ماہر "اہرلک" نے کئی سال علاج آتشک کے لئے اس کے نئے نئے مرکبات بنا بنا کر تجربات کئے اور بالآخر ۶۰۵ مرکب سنکھیا کے بنانے کے بعد اسکا مرکب ۶۰۶ (سالورسن) دریافت کیا اور مرض آتشک کے ہزارہا مریضوں پر تجربہ کرنے کے بعد اسے دنیا کے عجیب وغریب اور تیر بہدف علاجوں میں سے ایک قابل وثوق اور یقینی علاج ثابت کر دیا. سالورسن کی ایجاد حیرت انگیز نے آتشک کے علاوہ دیگر مہلک امراض میں محیر العقول انکشافات ظاہر کئے ہیں جن کی شہرت چہار دانگ عالم میں گونج رہی ہے! یوں تو محقق اہرلک کا نام علم الجراثیم کی

ترقی اور دیگر تحقیقات جدیدہ کی وجہ سے ایک لافانی شہرت پیدا کر گیا مگر خصوصاً اس کی ایجاد مرکب سنکھیا نمبر ۶۰۶ نے اسے تاریخ طب میں دائمی زندگی کا تمغہ عطا کر دیا ہے !!

آیور ویدک علاج میں سنکھیا کے مرکبات کی ساخت و ترکیب، اور "بھسموں" کی ماہیت اور خواص کے متعلق ایک دفتر ضخیم، عمل و علم سنکھیا کے باب میں موجود ہے۔

حکمائے یونانی نے سنکھیا کے کشتوں اور متفرق نسخوں کی تفصیل و ترکیب و منافع کے بابت ایک دریائے ناپید اکنار سا ذخیرہ چھوڑا ہے،

کیمیا گر اب تک سنکھیا اور اس کے مرکبات کے تجربات میں مصروف ہیں اور اس ویرآلود چھری کو سینے سے لگائے پھرتے ہیں۔

علم (سائنس) کے دیوانے ڈاکٹروں اور علم الجراثیم کے ماہران قدیم و جدید نے اس لیس کی گانٹھ "کو ایسا تولا اور پرکھا کہ آج صرف سال در سال در مرکب نمبر ۶۰۶" کے بیان ہی میں اگر مختلف ملکوں اور قوموں کی تصانیف تازہ جمع کی جائیں اور اسکی ترکیب و ماہیت کے خواص پر لکھے جائیں تو ایک بحر ذخار بن جائے۔

سنکھیا کی تاریخ تغیرات و تبدلات و سرگذشت محققان کے لئے اگر کوئی "انسائکلو پیڈیا" (دائرۃ المعارف) ترتیب دیجائے تو صرف اس واحد مضمون کی وسعت دنیا کی مشہور دائرہ برطانیہ "سے کم میں شاید ہی سما سکے،

لہٰذا اس عجیب و غریب "زہر و تریاق" کے متعلق ہم اس مختصر مضمون میں نہایت ہی اجمال سے تذکرہ کر سکتے ہیں۔ ورنہ اس کی اہمیت و وسعت تو ایسی ہے کہ ہم جیسے ایک مبتدی شخص کو بالکل مبہوت کر دے۔

مرکبات سم الفار۔ سنکھیا کے بیسیوں مرکبات ہیں جو معدنیات سے مرکب

وشتق ہیں۔ مگر عموماً یہ سب نہایت شدید مہیج (خراش کن) اور مہلک زہر ہیں۔ علاوہ
ازیں سنکھیا اور معدنی مرکبات سنکھیا کی خاصیت یہ ہے کہ یہ اول تو معدہ کی باریک
جھلی کے لئے سخت مہیج ہے، دوم دوران استعمال میں اس کے اجزا نظام بدن
کی مختلف ساختوں میں بہ تدریج جمع ہوتے رہتے ہیں اور زیادہ عرصہ تک استعمال
کے بعد ان کا ذخیرہ کثیر بدن میں مجتمع ہو کر علامات زہر و ہلاکت کا اندیشہ پیدا کر دیتا
ہے۔ جسم انسانی پر سنکھیا کے اس مہیج و مہلک اثر کی وجہ سے عرصہ دراز سے محققین
اس کے ایسے بے ضرر مرکبات بنانے کی کوشش و تفتیش میں تھے جن سے امراض
کی سمیت و جراثیم پر تو ان کا مہلک اثر پڑے مگر جسم انسانی کی ساختوں کو کسی قسم کا مضر
اثر نہ لگنے پائے بمصداق "سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے" اس نقطۂ خیال
سے سنکھیا کے نمکیات و مرکبات حیوانی اور نباتی اجزاء کے ساتھ ایسے مخلوط کرنے
کی ضرورت محسوس ہوئی کہ جو سنکھیا کو جسم کی ساختوں میں تنہا مہیج و مہلک صورت
میں نہ چھوڑیں بلکہ مرکب صورت میں سنکھیا کو اپنے اجزا کے ساتھ مخلوط و مقید
رکھکر اوسکا مخصوص اثر صرف جراثیم اور اسباب مرض پر ہی بخوبی پہونچایا کریں
یعنی سنکھیا انسان کے لئے تو بے ضرر ہو جائے مگر مرض اور سمیت مرض کے لئے
مہلک ❊

علاج آتشک میں پارہ کے ساتھ مرکبات سم الفار کی منفعت کثیر تقریباً
پچاس سال سے بلا شک و شبہ تسلیم کر لی گئی تھی۔ لیکن سنکھیا کی شدید اور تیز سمیت
کی وجہ سے اسکو منہ کی راہ سے دینے میں بہت دقت پیش آتی تھی۔ زیادہ مقدار
میں دینے سے غشاء معدہ میں سخت خراش اور عام نظام جسم میں زہر کی تاثیر نمایاں
ہو جاتی تھی۔ مگر جراثیم آتشک کو قطعی اور یقینی طور سے نابود کرنے کے لئے زیادہ
مقدار ہی کی ضرورت تھی ❊

پس سنکھیا کے ایسے بے ضرر اور کثیر المنفعت مرکبات بنانے کی ضرورت پیش آئی جن کی وساطت سے سنکھیا کی بہت بڑی مقدار بداخل جسم کرنے پر بھی مضر اثرات نمایاں ہوں۔ خراش معدہ سے بچنے کے لئے عضلی پچکاری کی وساطت سے سنکھیا کے مرکبات نظام جسم میں پہونچانے کا طریقہ ایجاد ہوا۔ اور سنکھیا کے مرکبات حسب ذیل دریافت کئے گئے۔ جو نسبتاً کم مضر ہیں۔ (ملاحظہ ہو سنکھیا کے مرکبات کی کیمیاوی نوعیت۔ آگے چل کر)

(۱) ایٹا گزول۔ جس کی جسامت میں ۲۷ ۱/۲ فی صدی کے قریب سنکھیا ہے

(۲) سوا آمن۔ " ۲۲ ۳/۴ " " " "

(۳) آرسن لے سی ٹن۔ " ۲۱ ۱/۴ " " " "

(۴) آرسوڈان۔ " ۲۵ ۱/۴ " " " "

ان سب میں "آرسوڈان" کے ذریعہ علاج میں ابتداً بہت کامیابی معلوم ہوئی۔ اس کے ۱۰ گرین (۵ رتی) کی مقدار عضلی پچکاری کے ذریعہ ہر تیسرے روز دینے سے ۱۹ دن کے عرصہ میں دس مرتبہ پچکاری دینے کے بعد تقریباً ۲۵ گرین (۱۲ رتی) سنکھیا داخل جسم ہو سکتی تھی۔ آرسوڈان اور اس کے ساتھ کے دوسرے مرکبات سے شروع میں تو بہت مفید اور امید افزا نتائج حاصل ہوئے۔ مگر مزید تحقیقات نے ثابت کر دیا کہ یہ مرکبات درحقیقت چنداں قابل وثوق اور کامیاب نہیں ہیں۔ اکثر مریضوں میں علامات مرض، علاج بند کرتے ہی دوبارہ ظاہر ہو گئے اور بعض کی بصارت کو شدید صدمہ پہنچا۔ اور ہزال عصبہ مجوفہ[۱] نمودار ہو گیا اب تو ان مرکبات کے دلدادہ مجربین کی امیدوں پر اوس پڑ گئی اور نئی تحقیق کی راہیں کھلیں۔

[۱] آپٹک نرو۔ عصبہ مجوفہ۔

چنانچہ جرمنی کے علامہ فاضل، اور محقق بے مثل یعنی "اہرلک" نے مع
اپنے معتقد حلقہ حوارین کے سنکھیا کی مزید تحقیق کا بیڑا اٹھایا۔ درحقیقت "اہرلک"
ہی وہ نکتہ شناس اور دوربین عالم تھا جس نے ابتداً مرض آتشک میں سنکھیا
کے استعمال اور بے شمار منافع کا اندازہ اپنے قیاس سے کیا تھا۔ اہرلک ہی نے
سب سے پہلے سنکھیا کا نسبتاً بے ضرر مرکب "آرس اسیٹن" ایجاد کر کے
دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور مرض آتشک میں اس کے فوائد کا انکشاف کیا تھا۔
بعد کے تجربات سے جب آرسی اسےٹن اور دیگر مرکبات مندرجہ بالا کی
مضرتیں روشن ہو گئیں اور خصوصاً نقصان بصارت کا موجب یہی مرکبات ثابت
ہو گئے، تو اہرلک اور اس کے ہمساز محققین کا دماغ نئے عنقا کی تلاش کی طرف مستعد
ہو گیا۔ مصرع ع کمند کوشش لگا کے تارے سپہر رفعت کے توڑ لاؤ۔ ساری کوششیں
سنکھیا کے حقیقی بے ضرر مرکبات نو کی طرف منتقل ہو گئیں اور نئی تحقیق کے دریا
بہنے لگے اس تحقیق میں معیار نظر یہی تھا کہ سنکھیا کے ایسے مرکبات حاصل کئے
جائیں جو جراثیمی امراض (مثلاً آتشک) کی سمیت کو تو قطعاً خارج کر دیں مگر نظام جسم
کے لئے شدید زہریلا اثر نہ رکھیں۔ اسکا ما حصل یہ تھا کہ سنکھیا کی استعمال کی راہ
میں جو ناگوار رکاوٹیں پیش ہیں وہ سب دور ہو جائیں اور صرف اس کے
فوائد و منافع حاصل ہو جائیں۔

آخر سالہا سال کی جانفشانی اور محنت کے بعد علامہ اہرلک کی کوششیں
بار آور ہوئیں اور سنکھیا کے ۶۰۵ مرکبات نو ساختہ مرتب کرنے کے بعد اسکا
سب سے زیادہ کامیاب اور بے ضرر مرکب چھ سو چھ ۶۰۶ (جسکا دوسرا نام سال
ورسن "ہے) تجربات کثیر کے بعد دنیا کے سامنے پیش ہو کر اسپر مہر فضیلت و
قبولیت لگی۔ اس کے منفعت عام نے اہرلک کے نام کو شہرت دوام کی سند

پیش کی اور وہ آسمان تحقیق پر نیر درخشان ہو کر تجلی بخش عالمیان ہوا۔

اب سنکھیا کے مرکبات کی کیمیاوی حیثیت پر غور کرنا چاہئے جس سے اسکی ماہیت روشن ہوگی۔

مرکبات سنکھیا کی کیمیاوی نوعیت

سنکھیا کے دو خاص تیزابات (حوامض) ہیں۔ ایک تو آرسی نی اس ایسڈ (حامض زرنیخانی) ہے جس میں سنکھیا کے دو اجزاء فردہ (اٹمس) کے ساتھ حمضین (آکسیجن) کے تین اجزاء فردہ ملکر ایک تیزابی مرکب پیدا کر دیتے ہیں جسکو کیمیاوی علامات اختصار میں اس طرح لکھکر ظاہر کرتے ہیں۔ نز ۲ ح ۳ (As_2O_3) نز مخفف ہے زرنیخ (سنکھیا) کا اور ح مخفف ہے حمضین (آکسیجن) کا (اسی طرح انگریزی حرف "O" مخفف ہے آکسیجن کا۔ اور "As" مخفف ہے "آرسے نک" کا)۔

اور دوسرا تیزاب (حامض) آرسے نک ایسڈ (حامض زرنیخی) ہے جسکو کیمیاوی تحریر اختصار میں اس طرح ظاہر کرتے ہیں۔ نز ۲ ح ۵ (As_2O_5) جس کا مطلب یہ ہے کہ اس مرکب تیزابی میں زرنیخ (آرسے نک) کے تو دو اجزاء ہیں۔ مگر حمضین (آکسیجن) کے پانچ اجزاء فردہ (اٹمس)۔

یہ دونوں تیزابات جب مرکبات و نمکیات بناتے ہیں تو ان کے جسم کی مقدار حمضین (آکسیجن) خارج ہو کر دوسرے مادیکو اسی تناسب سے جگہ دیدیتی ہے۔ اور نیا مرکب یا نمک بنجاتا ہے۔

ان دونوں میں سے پہلا تیزاب یعنی حامض زرنیخانی (آرسے نی اس ایسڈ) جب دوسرے حیوانی یا نباتی اجزاء کے ساتھ نمکیات و مرکبات بنائے گا

تو اس کے آکسیجن (حمضین) کے تین حصے اس کے جسم سے خارج ہو کر اپنی جگہ کسی دوسرے حیوانی یا نباتی مادہ کے تین اجزا فردہ (ایٹمس) کو دیدینگے۔ اس طرح حامض زرنیخانی (آرسے نی اس ایسڈ) سے صرف مرکب ثلاثی (سہ قوتی) ہی بن سکیگا (ٹرائی ولنٹ)۔

جس طرح حامض زرنیخانی (آرسے نی اس ایسڈ) جراثیم کے لئے شدید سمیت اور حیوانی جسم کی ساخت کے لئے ضعیف سمیت کا خاصہ رکھتا ہے اسی طرح اس سے بنے ہوئے حیوانی اور نباتی نئے مرکبات ثلاثی بھی جراثیم کے لئے شدید و مہلک ہوتے ہیں۔ مگر حیوانی اجسام کے لئے خفیف و ضعیف سمیت رکھتے ہیں۔

برخلاف اس کے حامض زرنیخی (آرسے نک ایسڈ) جس میں حمضین (آکسیجن) کے پانچ اجزا فردہ ہیں۔ اور اس سے بنے ہوئے مرکبات خماسیہ (پنٹا ولنٹ) میں جراثیم سمیت کو ہلاک کرنے کا مادہ ضعیف ہوتا ہے۔ مگر انسانی اور حیوانی جسم کی ساخت کے لئے یہ سب شدید تر اور مہلک تر اثر رکھتے ہیں۔

اس مخصوص اور مخالف طرز اثر کی وجہ سے علاج امراض میں ایسے ثلاثی مرکبات سنکھیا کی تلاش کی گئی۔ جو جسم انسان کے لئے نسبتاً بے ضرر ہوں۔ مگر جراثیم اور اسباب مرض پر شدید ترین اثر کر کے ان کا قلع قمع کر دیں۔

حامض زرنیخانی (آرسے نی اس ایسڈ) ایک ثلاثی کیمیاوی تیزاب موجود ہی تھا محققین نے اس کے ذریعے بیسیوں مرکبات و نمکیات ثلاثی (سہ قوتی) طیار کر لئے بعض چیزوں کے مرکبات جب اس ثلاثی تیزاب سے نہ بن سکے۔ تو حامض زرنیخی (آرسے نک ایسڈ) کو کام میں لانے سے دریغ نکیا (حالانکہ یہ ایک خماسی مرکب یعنی پنٹا ولنٹ ہے) اور اس کی مدد سے خماسی مرکبات و نمکیات سنکھیا سے بنائے۔

اب خوبی تقدیر اور قدرت کا دست کرم دیکھیے کہ بعض محققین کی تحقیقات نے یہ پتہ بتایا کہ جب سنکھیا کے خماسی مرکبات (پنٹا لنٹ) داخل جسم ہوتے ہیں تو نظام بدن کے کریات (خلیات دسیل) اپنے مخصوص اور حیرت انگیز تفاعل سے ان خماسی مرکبات کو تحلیل و تجزیہ کے ذریعہ ثلاثی مرکبات (ٹرائی لنٹ) میں ڈھال لیتے ہیں۔ جراثیم بھی سنکھیا کے خماسی مرکبات کے ساتھ یہی عمل کر کے ان کو ثلاثی بنا لیتے ہیں۔

ان نظریات کی اصلیت کچھ بھی ہو۔ مگر یہ محقق ہے کہ مختلف تجارب و تحقیقات نے اچھا نتیجہ پیدا کیا۔ اور اب سنکھیا کے بہت سے مرکبات موجود ہو گئے، اور ہمارے ذرائع علاج میں معتد بہ افزایش و ترقی ہوئی۔

اس قسم کے بے ضرر مرکبات میں سے چیدہ کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) مرکبات و نمکیات کاکوڈائلک ایسڈ (حامض کاکوڈیلی)

مثلاً (الف) سوڈیم کاکوڈی لیٹ (ربہیہ کاکوڈیل اگین) سوڈیم (ربہیہ) کے ساتھ مرکب ہے۔

(ب) آئرن کاکوڈی لیٹ (آہن کاکوڈیل اگین) فولاد کے ساتھ مرکب ہے۔

(ج) اسٹرکنین کاکوڈی لیٹ (اذاراقین کاکوڈیل اگین) کچلہ کے ساتھ مرکب۔

---

(۲) اٹاکزل۔ ارہنل۔ ایسی ٹین۔ سوامین۔ آرسوڈان۔
یہ سب مرکبات خماسی ہیں۔ ان کی تفصیل آگے آئے گی۔

(۳) سال ورسن (مرکب سنکھیا نمبر ۶۰۶) یہ مرکب ثلاثی اور حقیقی بے ضرر مرکب ہے۔

(۴) نیو سال ورسن (نیا سال ورسن) یعنی مرکب سنکھیا نمبر ۹۱۴

یہ مرکب سال ورسن پر بھی فوقیت رکھتا ہے اور جدید ترین ایجاد ہے۔ اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

یہ چند مشہور مرکبات ہیں۔

اب ان میں سے ہر ایک کی خصوصی تفصیل و ترکیب اور خواص و استعمال ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

علمی استفسارات

ایک اہم سوال

مکرمی تسلیم۔

جدید تحقیق کے مطابق آج کل سیکڑوں امراض کے متعلق یہ باور کیا جاتا ہے کہ یہ جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں۔ جن کے متعلق متقدمین کا خیال تھا کہ یہ مختلف اخلاط فاسدہ اور مواد ردیہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ جراثیم کس دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ آیا ان کو عالم حیوانات کا مخلوق کہا جائے یا عالم نباتات کا۔

سائل محمد عبداللہ بایزیدی

جواب

وہ چھوٹے چھوٹے جاندار یا ذی حیات اجسام جو جدید تحقیق کے مطابق امراض کا باعث ہوتے ہیں۔ اور جنکو اجساد دقیقہ (مائکروآرگے نزم) کہا جاتا ہے، ان کی دو قسمیں بتائی گئی ہیں۔

اول نباتی دنیا سے تعلق رکھنے والے اجساد

دوئیم حیوانی دنیا سے تعلق رکھنے والے اجساد۔

جراثیم (بیکٹریا) کا لفظ اگرچہ قسم اول کے لئے مخصوص ہے۔ مگر چونکہ ان کی تعداد زیادہ ہے اور بہت سے امراض قسم اول (نباتی جراثیم) سے پیدا ہوتے ہیں اس لئے اکثر اوقات دونوں انواع کے لئے یہی لفظ بولا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علم الجراثیم (بیکٹریالوجی) میں آگے پیچھے دونوں انواع کا ذکر کیا جاتا ہے قسم اول کو جراثیمہ (بیکٹریا) اور قسم دوئیم کو حُوینات (پروٹوزوا) کہتے ہیں۔

حوینات دراصل لفظ حیوان کا صیغہ تصغیر ہے جس کے معنے ہوئے "ادنیٰ درجہ کا حیوان" اسی طرح "پروٹوزوا" کے معنی بھی ابتدائی درجہ کے حیوان کے ہیں۔

اس تحقیق کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام جراثیم کو "کیڑا" کہنا۔ یا تمام جراثیم اور "اجساد امراض" کو نباتی دنیا سے متعلق کرنا صحیح نہ ہوگا۔ جیسا کہ ہمارے بعض معاصرین نے قبل از تحقیق بڑے زوردار الفاظ میں اس کا دعویٰ کیا کہ یہ سب نباتی دنیا کے باشندے ہیں۔ جنکو کیڑا کہنا درست نہیں۔ حالانکہ انہوں نے جس کتاب کا حوالہ دیا ہے۔ اُسی میں چند سطروں کے بعد حیوانی جراثیم (پروٹوزوا) کا بھی ذکر ہوگا۔ اور اگر نہیں ہے تو مصنف کی کوتاہی ہے جس پر اس قدر اعتماد کرنا کمزوری کی علامت ہے۔ اسوقت چند امراض کی تفصیل پیش کرتے ہیں۔ جو نباتی اور حیوانی جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں۔

حیوانی جراثیم کے چند امراض

(۱) آتشک

(۲) ایک قسم کی پیچش جسکو ایمیبک ڈسنٹری (زحیر حوینی) کہا جاتا ہے۔

(۳) موسمی بخار۔ (ملیریل فیور)

(۴) گرم ممالک کے جگر کا پھوڑا۔ (ابسس آف دی لیور)

(۵) ایک قسم کی نیند کی بیماری (مرض النوم) جسکو انگریزی میں سلیپنگ سکنس کہتے ہیں۔ اس قسم کے جراثیم کو ثاقبۃ الجسم (جسم میں چھید کرنے والے) کہتے ہیں۔ جسکو انگریزی میں "ٹری پانوزوم" کہا جاتا ہے۔

(۶) اس کے علاوہ ممالک حارہ (گرم ممالک) کے بہت سے امراض حوینات

ہی سے پیدا ہوتے ہیں

(۷) حمی راجعہ (ری لیپ سنگ فیور) بھی اسی نوع کے جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں

نباتی جراثیم کے امراض

(۱) کزاز (ٹیٹےنس) یہ ڈانڈہ نما جراثیم سے پیدا ہوتا ہے۔

(۲) حمی معویہ (ٹائی فائڈ) یہ ڈنڈہ نما جراثیم سے پیدا ہوتا ہے۔ ٹائی فائڈ کا صحیح اور اچھا نام حمی معویہ (آنتوں کا بخار) ہے کیونکہ اس مرض میں آنتوں پر گہرا اثر پڑتا ہے۔

(۳) جمرۂ خبیثیہ (انتھرکس) یہ بھی ڈنڈے نما (عصا) جراثیم سے ہوتا ہے۔

(۴) ذات الریہ (نمونیا) یہ گول جراثیم (جراثیم کرویہ) سے پیدا ہوتا ہے

(۵) اوذیما خبیثہ (اوڈیما میلگنانی) یعنی تہیج خبیث۔ یہ بھی عصا نامی جراثیم سے ہوتا ہے۔

(۶) سل وخنازیر (ٹیوبرکل) (۷) خناق قلبی (ڈفتھیریا) (۸) جذام (لپروسی) (۹) الف العنزہ (انفلوئنزا) قرحۂ رخوہ (سافٹ شنکر) یہ سب بھی ڈنڈہ نما جراثیم کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

(۱۰) ہیضہ (کالرا) کے جراثیم لمبے اور بلدار سے ہوتے ہیں (۱۱) سوزاک (گنوریا) اور (۱۲) سرسام غشائی (منجائی ٹس) کے جراثیم گول ہوتے ہیں۔

اکثر ورم والتہاب اور پیپ کے امراض مختلف قسم کے جراثیم ہی سے حادث ہوتے ہیں۔

(۱۳) قوبا یعنی داد (۱۴) قلاع (منہ آنا تھرش) (۱۵) سعفہ گنج سر (۱۶) بہق کی ایک قسم بہق احمر (۱۷) حمرہ (سرخبادہ) (۱۸) چیچک (جدری) (۱۹) خسرہ

(۲۰) ورم فلغمونی (۲۱) حمی دق (۲۲) حمی عفونت (۲۳) غانغرایا و شفاقلوس یعنی عضو کا سڑ گل جانا (۲۴) داء الکلب (ہائیڈروفوبیا) یعنی وہ مرض جو پاگل کتے کے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے۔ (۲۵) حمی قرمزیہ (اسکارلے ٹینا) اور دوسرے سینکڑوں امراض مختلف جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں۔ (مدیر)

دوسرا سوال

کیا المسیح "مجربات" کا سراسر مخالف ہے؟

المسیح کے بعض گذشتہ مضامین سے بعض لوگ اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ آپ مجربات کے قائل نہیں ہیں۔ یا آپ اس کے مخالف ہیں۔ کیا مہربانی فرماکر آپ اس تاریکی کو المسیح کے ذریعہ دور کرسکتے ہیں اور اپنی نازک ذمہ داری کو صاف کرسکتے ہیں؟ محمد عبداللہ بایزیدی

جواب

المسیح جس امر سے زیادہ متاثر ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے بیشتر اطبا رعلم طب کے تمام ضروری علوم و حصص سے اعراض کرکے صرف مجربات کی تلاش میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ اور ایک ایسا وقت آتا ہے جبکہ وہ علم تشریح علم افعال اعضا۔ علم اسباب امراض۔ علم تشخیص سے بے بہرہ ہوکر چند "موہوم مجربات" کو بغل میں دبائے پھرتے ہیں۔ اور وہ یہ نہیں جانتے کہ جب ایک ہی مرض کے مختلف اسباب۔ مختلف حالات ہوتے ہیں۔ اور مختلف امزجہ میں پیدا ہوتے ہیں تو ایک ہی نسخہ بلا تفریق کیونکر اکسیر اعظم تریاق ثابت ہوسکتا ہے۔ اور اس کے مجرب ہونے کے کیا معنے ہوسکتے ہیں؟

اس بیان سے مجھے یہ بتانا مقصود ہے کہ میں نسخوں کا مخالف نہیں ہوں

میں اگر مخالف ہوں۔ تو اس امر کا کہ اس کو جہالت سے اس قدر اہمیت دینا غلطی ہے کہ ہماری قوت تشخیص بھی اس غفلت میں شہید ہو جائے۔ اور ہم ایک عطائی معالج سے سوائے سفید پوشی کے کسی امر میں ممتاز نہوں۔

اسی طرح ہم اس کے بھی مخالف ہیں کہ مجربات کے جو معنے لوگ اپنی کم علمی سے سمجھتے ہیں۔ وہ ناممکن الوقوع ہے۔ میرا یہ دعوی ہے کہ جب امراض کے اسباب مختلف، حالات، ماحول مختلف۔ امزجہ و قوی اور ذاتی استعداد مختلف تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ بلا تفریق و تعیین ایک ہی نسخہ "دست مسیحا" ثابت ہو۔ سب سے پہلے ہمیں معلومات تشخیصی کو بڑہانا چاہیے جس کی صورت یہ ہے کہ ہمیں وہ فنون پورے توغل سے حاصل کرنے چاہیئے، جو اس میں حقیقی معاون ہوتے ہیں۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ ہمارے بیشتر اطبار تشریح کو ایک غیر ضروری جزو قرار دیتے ہیں۔ اور مجربات کے موہوم معشوق کی تلاش میں جتنا وقت۔ جتنی محنت اور جتنی توجہ صرف کرتے ہیں اس کا دسواں حصہ بھی اعضاء کی ہیئت و وضع کے معلوم کرنے میں نہیں صرف کرتے۔ اس قبیح رسم کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایسے بے مایہ طبیبوں کی وجہ سے مخالفین کو طب یونانی کے بدنام کرنے کا موقعہ مل گیا۔ اور وہ علانیہ کہنے لگے کہ دیسی اطبار بے قاعدہ علاج کرتے ہیں اعضا کی ہیئت وضع اور ان کے افعال حیات سے نابلد ہوتے ہیں۔ محض عطائیانہ طور پر چند نسخے لئے پھرتے ہیں۔ جنکو وہ اپنے خاندان کا مایہ ناز سرمایہ خیال کرتے ہیں۔

وہ ایسا کون بے غیرت ہو گا۔ جو ان الزامات کو سنکر متاثر نہ ہو گا۔

وہ ایسا کون بے حمیت ہو گا جو ان قبائح کو دور کرنے کی سعی نہ کریگا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک دردمند دل آنکھوں کے سامنے اپنے عزیز فن کو بے دردی کے

ساتھ بے عزت ہوتے ہوئے دیکھے۔ اور وہ یکسر خاموش رہے۔ اگر وہ دشمن غیر کو
سی نہیں سکتا۔ اگر وہ مخالفین کی زبان کو بند نہیں کر سکتا۔ تو کیا وہ اپنے گھر میں اپنے
بھائیوں کے سامنے بھی شور و فغاں نہیں کر سکتا۔

اگر یہی قصور ہے تو واقعی میں قصوروار ہوں۔ اور اگر اسی کا نام گناہ ہے
تو سخت گنہ گار ہوں۔ مگر خدا شاہد ہے کہ میں فن کا بے عزت کرنے والا نہیں ہوں
میری نیت صاف ہے۔ میرا ارادہ پاک ہے۔ میں فن کے دامن کو ناپاکیوں میں
آلودہ دیکھنا نہیں چاہتا۔ میں اپنے بھائیوں کو گری ہوئی حالت میں دیکھکر خوش
نہیں ہو سکتا۔ میری تمنا رہتی ہے کہ میں اپنے فن اور برادران فن کو ابھرتا ہوا
دیکھوں۔ بس یہی میرا قصور ہے۔ (مدیر المسیح)

اطبائے بیرونجات کے لئے مژدہ

بیرونجات سے ہمارے پاس اکثر مراسلات آتے رہتے تھے جو عموماً اس قسم کے
استفسارات پر مشتمل ہوتے تھے۔ کہ فلاں مرض میں آپ کا دستور العمل کیا ہے؟ یا اطبائے دہلی
فلاں مرض میں کونسا نسخہ استعمال کرتے ہیں؟ ہم نے فرداً فرداً بہت سے جواب دیئے
لیکن اس کے ساتھ ہی یہ ضرورت بھی ہمارے دماغ میں نقش ہو گئی کہ دہلی کے معمولہ و
مروجہ مطب کو کتابی صورت میں شائع ہونا چاہیے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم اسمیں کامیاب
ہوئے۔ اور "دہلی کے مطب" کے نام سے کتاب شائع کر کے اس میں وہ تمام
معمولہ مطب نسخے اور اسرار صدری درج کر دئیے ہیں جو اطبائے دہلی کے مایۂ ناز
اور سرمایۂ افتخار ہیں لہذا اگر آپ ان اسرار و رموز کو معلوم کرنا چاہتے ہیں جنکو سینہ کے
صندوق سے نکالکر صفحات کاغذ پر رکھدیا ہے تو مذکورہ کتاب طلب فرمائیے۔ قیمت صرف
دو روپے مجلد عہ ملنے کا پتہ۔ ناظم دار الکتب المسیح قرول باغ دہلی۔

قدیم یا مجوزہ اصطلاحات	مصری اصطلاحات	انگریزی مترادفات
لسان المزمار	حبل صوتی	ووکل کارڈ
مادۂ غضروفیہ	خوندرین	کانڈرین
مادۂ بیضیہ ،، ماحیہ	مادہ البومنیہ	البومی نس میٹر
مادۂ لیفیہ	لیفین	فائبرین
عروق شعریہ	اوعیہ شعریہ	کیپلریز
عصبۂ مجوفہ	عصب بصری	آپٹک نرو
عصب راجع	عصب رگوی معدی	نیموگیسٹرک نرو
عنق الرحم	مہبل	وجائنا
غدہ مستدیرہ	غدہ نخامیہ۔ جسم نخامی	پٹوٹری گلینڈ۔ پیٹوٹری باڈی
غدہ مذی	غدہ پراسٹیت	پراسٹیٹ گلینڈ
غدد عرقیہ	غدد لاقنوات لہا ،، وعائیہ	ڈکٹلس گلینڈ ویسکیولر گلینڈ
غذاء مغذی غذاء مکون	غذاء نتروجینی	نائٹروجنس فوڈ
غذاء مولد حرارت	غذاء غیر نتروجینی	کاربوہائیڈریٹ
مجری غذائی	قناۃ ہضمی	ایلی منٹری کینال
غشاء الریہ غشاء الصدر	بلیورا	پلیورا
مواد ہلامیہ	مواد جلاتینیہ	جیلاٹی نس سبس ٹینس
ہلامین	جلاتین	جیلے ٹین
مادۂ جنبیہ	کاسین	کیسین
مادۂ عفطیہ	سنتونین	

قدیم یا مجوزہ اصطلاحات	مصری اصطلاحات	انگریزی مترادفات
مادہ قرنیہ	کیراتین	کراٹین
مادہ حیات	بروتوبلاسم	پروٹوپلازم
غشار غضروفی	بری کوندریون	پیری کانڈریم
غضروف زجاجی	غضروف ہیالینی	ہائلائن کارٹلج
غشار عظمی	سمحاق	پری آسٹیم
حمرت دم	ہیموجلوبین	ہیموگلوبین
حامض بولی	حامض یوریک	یورک ایسڈ
تیزاب شیر	حامض لبنیک	لیکٹک ایسڈ
نوشادر	ایمونیا	ایمونیا
باب الکبد	ورید بابی	پورٹل وین
اہویہ	غازات	گیسز
غلاف القلب	تامور	پری کارڈیم
غشار مفروش	غشار طبلی	ٹیمپنک ممبرین
غشار مائی	غشار مصلی	سیرس ممبرین۔
غشار عنکبوتی	محفظۃ العدسہ بلوریہ	کیپشول آف لنس
اعصاب شرکیہ	اعصاب سمپاتویہ	سمپے تھے ٹک نروز
رطوبت بیضیہ (چشم)	رطوبت مائیہ	اکیوئس ہیومر
ثقبہ عنبیہ	حدقہ	پیوپل
کلاہ گردہ / تاج کلیہ	غدہ اعلی الکلیہ	سوپرارینل کیپشول
کیلوس	کیموس	کائم

قدیم یا مجوزہ اصطلاحات	مصری اصطلاحات	انگریزی مترادفات
کیلوس	کیموس	کائم
مائیت دم	لمفا	لمف
مادۃ الحصاۃ	حامض یوریک	یورک ایسڈ
مادہ بولیہ	یوریا	یوریا
حرارت غریزی	حرارت حیوانیہ	انیمل ہیٹ
نظام دماغی نخاعی	مجموع دماغی شوکی	سریبرو اسپائنل سسٹم
عصب لسانی حلقی	عصب لسانی بلعومی	گلاسو فیرنجیل نرو۔
حلق	بلعوم	فیرنکس
عصب نخاعی اضافی	عصب شوکی اضافی	اسپائنل اکسسوری نرو۔
صُلب	عمود فقری	ورٹیبرل کالم
قاذف	قناۃ فلوپیوس بوق فیلوپیوس	فلوپین ٹیوب
نخاع	حبل شوکی	اسپائنل کارڈ
عروق جاذبہ	اوعیہ لمفاویہ	لمفے ٹک ویسلز
زفیر	شہیق	لغوی تحقیق سے معلوم ہوا کہ جدید استعمال قدیم استعمال سے بالکل مختلف ہے۔
شہیق	زفیر	
فخذان	ساق المخ	کرورا سریبرائی
شریان وریدی	ورید رئوی	پلمونری وین
ورید شریانی	شریان رئوی	پلمونری آرٹری
صفاق	بریتون	پری ٹونیم
طبقہ عنبیہ	طبقہ قزحیہ	آئرس
رطوبت جلیدیہ	عدسہ بلوریہ	کرسٹے لائن لنس
عروق	اوعیہ	ویسلز

علمی شکوک

قدح کبریتی

(ازجناب حکیم محمد عبداللطیف صاحب شادانی)

ماہ نومبر کے المسیح میں محترمی کوثر صاحب نے علمی شکوک کی بحث میں میرے اس خیال سے کہ گندھک کے پیالہ میں پانی پینا بے فائدہ ہے۔ ایک سنجیدہ پیرایہ میں اختلاف ظاہر کیا ہے۔ میرے خیال میں ان کا یہ قول کہ "اثرات کے ساری ہونے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ گندھک کے اجزا بھی اس میں آمیز ہوں" مضحکہ خیز ہونے کے علاوہ ثبوت طلب اور حقیقت سے سراسر مبرا ہے۔ علاوہ ازیں محترمی کوثر صاحب نے جس قدر بھی دلائل پیش کیے ہیں مسلمات سے نہیں ہیں، باوجود اس کے اگر حکیم صاحب موصوف اس صورت میں گندھک کے طریق عمل کی وضاحت فرمائیں گے تو بھی میں ان سے اتفاق کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مگر "یقیناً" "میرا تجربہ" بلادلیل، "خاصہ طبیعت" وغیرہ ایسے الفاظ ایک علمی اور حکمی مسئلہ کی بحث میں نہیں آنے چاہئیں۔

اگر وہ اس امر کا حکمی ثبوت دیدیں گے کہ وہ پانی جس میں گندھک صرف رکھی گئی ہے اور حل نہیں ہوئی ہے۔ کوئی اثر رکھتا ہے تو میں اپنا خیال غلط سمجھونگا محترمی کوثر صاحب دوبارہ اس مسئلہ پر فلسفہ حکمت کی رو سے نظر ڈالیں تو میں بیحد ممنون ہونگا۔ فقط

حضرت کوثر اور شادانی کے باہمی علمی دلچسپ مباحثہ میں ہر صاحب بصیرت کا حق ہے کہ وہ اس میں حصہ لیکر اظہار خیالات میں پیش قدمی کرے۔ ورنہ

دونوں حضرات کا روئے سخن اب ایسی شاہراہ پر آگیا ہے کہ ان کا ایک دوسرے سے خاموش ہونا ممکن نہیں۔ ایک صاحب اپنا تجربہ پیش کرتے ہیں اور دوسرے صاحب اس تجربہ کو ذاتی تجربہ اور شخصی امتحان سمجھتے ہیں اور اس کی بنیاد کو کسی اصول علمی کے ماتحت نہیں مانتے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تجربہ ایک زبردست دلیل ہے۔ مگر ہمارے اطبا نے تجربہ کے جو شرائط بیان کئے ہیں ان پر ایک نظر ضرور ڈال لینی چاہئے۔ کیا اچھا ہو کہ ناظرین المسیح اس اختلافی مسئلے میں اپنے اپنے خیالات و دلائل پیش کریں۔

(مدیر المسیح)

چیدہ نسخہ جات

عطیہ جناب حکیم سید محمد یوسف صاحب تیرؔ

سوزاک پھٹکری کی ڈلی (۵ تولہ) آکھ کے دودھ میں ایک رات بھگودی جائے صبح دھو کر ایک کلڑھے میں گل حکمت کرکے جلا لیا جائے، باریک پیس کر سربند شیشی میں رکھا جائے۔ ۴ رتی دودھ کی لسی کے ساتھ صبح کے وقت۔ غذا پھیکی۔

اسی سفوف کو ایک ماشہ ۳ تولہ عرق گلاب یا مینہ کے پانی میں ملا کر پچکاری کی جائے۔ مگر دن رات میں اقلاً چار مرتبہ پچکاری کیجائے۔ اگر نفع دیر میں ہونا ظاہر ہو تو ایک تلین دیدی جائے اور پچکاری میں ایک چاول باریک پسا ہوا توتیا شریک کردیا جائے

آتشک:۔ رسکپور ایک تولہ براندی یا شراب تیند ایک بوتل میں کھرل کر لیا جائے۔ چار چاول تک کسی چیز میں مثلاً بالائی یا کوئی معجون وغیرہ میں دیا جائے۔ غذا پھیکی روٹی اور گھی جس قدر ہضم ہوسکے۔

اسی کو گائے کے دھلے ہوئے گھی میں ملا کر ذرا سا کتھ اور کافور شریک کرکے زخموں پر لگایا جائے۔

بلغمی کھانسی:۔ جواکھار (۵ تولہ) باریک پیکر گھی کے (۵ ہر) گھی میں حل کردیں۔ اور ایک سوا ایک آکھ کے پتوں پر ملکر مٹی کے برتن میں گل حکمت کرکے جلا لیا جائے اور رات کے وقت ایک رتی سے ۴ رتی تک کسی چیز میں دیا جائے

ڈبہ اطفال، ذات الریہ:۔ اطوا ایک تولہ، ۴ نیبو کے عرق میں کھرل کر لیا جائے۔ بچوں کو دو ماہ کی عمر تک ایک رتی تک لگادیا جائے اور حسب العمر بڑھائے

طبیب پر۔ جوانوں میں ڈیڑھ ماشہ تک،

ایک فاضلہ کا بتایا ہوا

اسہال اطفال۔ کیلے کے ساتھ ذرا سی افیون ملا کر کھلا دیا جاوے۔ بچوں کے دست بند ہو جاتے ہیں۔

ایک تجربہ کار کا بتایا ہوا

اسہال اطفال:۔ الائچی خورد کے دس دانے۔ منقی کے بیج کے دس دانے پانی یا عرق میں پیسکر بچہ کو پلا دیا جاوے۔ اسی طرح دن میں تین دفعہ دیا جاوے۔ بچوں کے اسہال کے لئے نہایت مفید اور مجرب ہے۔

(از جناب حکیم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب مبارک منزل نولکھا۔ لاہور)

برائے عقرب گزیدہ:۔ کافور ۲ تولہ۔ کاربالک ایسڈ ایک تولہ۔ کافور کے ٹکڑے ایسڈ میں ڈالتے جاویں جب سب تیل ہو جاویں تو روئی کے پھوہے مقام گزند پر لگاویں، عجیب وغریب ہے۔

سفوف جریان۔ شقاقل۔ موصلی سیاہ۔ تالمکھانہ۔ تج۔ ستاور۔ عاقرقرحا ہر ایک ایک تولہ۔ شکرتری دوچند۔ خوراک ۳ ماشہ ہمراہ شیر۔

سرمہ برائے نود و شش امراض چشم ۹۶:۔ طوطیا سبز جست مکلس۔ کتھہ گلابی۔ شاہترہ برگ نیم۔ پوست ہلیلہ زرد ہر ایک ۲ تولہ۔ شورہ قلمی ۶ تولہ۔ کحل سازند۔

اختناق الرحم۔ صرع:۔ کافور بھیم سینی حلتیت۔ جند بیدستر۔ افیون۔ ہموزن حبوب نخودی بنا دیں۔

سفوف برائے حمی محرقہ۔ عاقرقرحا۔ شب یمانی بریاں۔ ہر ایک ایک تولہ فلفل گرد ۲ تولہ سفوف سازند طباشیر کبود ایک تولہ۔ ورق نقرہ سو عدد سفوف کرلیں خوراک ایک رتی دن میں تین بار دیں۔

حمی نائبہ۔ اتیس ایک رتی، ڈورس پوڈر ½ رتی۔ سفوفاً قبل از نوبت کھلادیں۔

کالی کھانسی بچوں کی:۔ تھیوکول۔ ایک گرین (نصف رتی) اینٹی پائرین ½ گرین (¼ رتی) ٹنکچر کمفر کمپونڈ ۵ بوند۔ گلیسرین ۱۰ بوند۔ اکیوا اینی تھی (عرق شبت) دو ڈرام (دو درہم) دن میں تین بار ایسی ایک ایک خوراک دیں۔

اُم الصبیان۔ پوٹاشیم برومائڈ ۳ گرین (۱ رتی) ٹنکچر بلاڈونا ۱۰ بوند۔ اسپرٹ امونیا ایروسے ٹک ۵ بوند۔ سیرپ اورنشیائی (شربت نارنج) ۲۰ بوند۔ اکیوا منتھا پائی پے ریٹی (آب نعناع فلفلی) دو ڈرام (۶ ماشہ) ملاکر ایک خوراک بنائیں۔ اور دن میں چار بار پلائیں۔

جریان و احتلام۔ ۱ گوٹین (جوہر شیلم) ۲ گرین۔ آئرن آرسینیٹ ½ گرین۔ اکسٹریکٹ نکس وامیکا (عصارہ کچلہ) ½ گرین۔ کمفر مونو برومائڈ۔ ۱ گرین۔ اکسٹرکٹ کسکارا سگریڈا۔ ایک گرین

ایک گولی بنائیں اور ایسی ایک گولی دن میں دو تین بار بعد از غذا دیں

حکیم و طبیبان

ہندوستان کا یہ احمدی ماہوار رسالہ پرچہ جو عموماً اور یونانی
طب ہندوستانی ویدک انگریزی جاپانی طبوں کا رسالہ ہے جو نہایت
جرأت و دلیری سے شائع کرتا ہے اور ہر حرف صحت کے
متعلق خصوصاً حاجات اشاعت کرتا ہے اور تقویت دیتا ہے اور ضروریات
طب کا ذریعہ ہے بلکہ اردو کی طبوں کی خبریں صحیح
معلومات و تجربات و تحقیقات پہنچاتا ہے اور ان کے حصول کو
ذریعہ بنا اور مفید تحقیق کرتا ہے۔ اس کا مقصد عظیم
اور نکتہ چینیوں کو رفع کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اخلاقی و مادی حیثیت
سے حکماء اور اطباء صاحبان کی خدمت میں بہترین طریقہ سے تجربات
عملی پیش کرتا ہے۔ ہر ماہ نہایت پابندی سے ہوتا ہے

نسخہ جات بھی شائع کئے جاتے ہیں۔ جو صرف سچا چیدہ مفید و مجرب
حکیموں اور ویدوں سب کے ضروری ہیں بلکہ ان ڈاکٹروں کے لئے
بھی کارآمد ہیں جو دیسی طبوں سے دلچسپی رکھتے ہیں سالانہ چندہ صرف
عام نمونہ مفت۔
تمام حکماء اور اطباء صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس سال کی
قلمی امداد اور اس کی خریداری سے اعانت فرمائیں۔ پتہ
جنرل سیکرٹری۔ ایم۔ عبدالسلام۔ ایڈیٹر حکیم و طبیبان۔ ۱۳۰
مسٹری اسٹریٹ جارج ٹاؤن
مدراس

جمعیت طلبائے قدیم طبیہ کالج دہلی

بزم احباب

مولوی حکیم محمد عبد اللطیف صاحب شادانی کا شانۂ مختصر میں رونق افروز ہوئے تھے۔ اور بزور یہ تحریک فرما گئے تھے کہ المسیح کے ہر پرچے میں مسلسل "بزم احباب" کے عنوان سے اسکا ترانہ اخلاص گایا جائے۔ یہ تحریک فی نفسہ ایک مبارک تحریک ہے۔ اور عرض مدعا کے لئے مجھے بار بار موقع مل سکتے ہیں۔ اس بزم کی شرکت کی دعوت دوستوں کو اچھی طرح سنا سکتا ہوں۔ مگر جو بات میرے دل میں کھٹک رہی ہے وہ یہ ہے کہ میں کب تک اکیلا دوستوں کو بے سری الاپ سناتا رہونگا۔ اور آخر میری بھدی آواز ایک وقت احباب کے سامعہ پر کیوں گراں بار ہو جائے گی۔ اس لئے مذکورہ بالا تجویز کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے میری ایک ترمیم ہے کہ اس بزم میں صرف میرا ہی الاپ نہ ہو۔ بلکہ احباب کے نغمات بھی اس بزم کو محو سامعہ بنائیں۔

(۲)

جناب حکیم فقیر محمد صاحب چشتی نظامی لاہوری سے شرکت بزم کی درخواست کی گئی تھی۔ مگر وہ فرماتے ہیں کہ پہلے میں دور سے اس کی الاپ سن لوں۔ اگر یہ سامعہ نواز ثابت ہوا تو پھر میں بھی بخوشی شریک ہونگا۔" لیکن سوال تو یہ ہے کہ آپ کے بغیر بزم میں رونق کیونکر آسکتی ہے۔ رونق مجلس اور پیر مغان تو آپ ہیں آپ کی رہبری کے بغیر کونسی الاپ ٹھیک ہوگی۔ بہرحال آپ کی ہمدردی چونکہ شریک ہے۔ اس لئے قوی امید ہے کہ عنانِ توجہ بہت جلد اس طرف مائل

ہو جائے گی

(۳)

مولوی حکیم محمد احمد صاحب مراد آبادی اس بزم کے سرگرم رکن ہیں، اور عرصہ سے ولولہ و جذبہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ کئی بار وہلی آئے اور "بزم احباب" کو رونق دینے کا عزم صمیم بھی فرمایا۔ مگر نہ معلوم وہ کون سے وجوہ ہیں کہ یہ ارادہ قوت سے فعل میں نہیں آتا۔ بہرحال اتنا تو انہوں نے ضرور کیا کہ جمعیت کا چندہ روانہ کر دیا۔ جس کا شکریہ ہم ادا کرتے ہیں۔ اگرچہ اسکی ضرورت نہیں۔

(۴)

جمعیت کی قسمت اسی وقت کھلی جبکہ جناب محترم حکیم سید محمد یوسف صاحب نیر اورنگ آبادی جیسے بزرگ نے اس کا پرجوش و پر اخلاص خیر مقدم کیا۔ اور احباب میں المسیح کے ذریعہ شرکت بزم کی دعوت دی مگر افسوس یہ ہے کہ وہ ہندوستان کے ایک گوشہ میں ہم سے دور اقامت رکھتے ہیں۔ وہاں تک مراسلات کے پہونچنے میں دنیا کی "پنج روزہ" زندگی خرچ ہو جاتی ہے۔ بلکہ میں نے غلطی کی ہے۔ ہفتہ کے سات دنوں میں سے دو دن میں نے بے وجہ کم کئے۔ مجھے اسمیں بھی شک ہے کہ سات روز میں بھی وہاں تک ڈاک کچ و پیچ راہ سے پہونچ سکتی ہے یا نہیں۔ کاش ان کا سایہ قریب ہوتا تو ان کی سرپرستی نہ معلوم کیا کچھ فیوض و برکات کا موجب ہوتی۔ نامہ نیاز عرصہ ہوا کہ روانہ کیا ہے مگر اسوقت سے اب تک "رسید" کا انتظار ہی انتظار ہے۔

(۵)

مولوی حکیم محمد عبد الحفیظ صاحب بہاری نے بھی جمعیت کا اچھا خیر مقدم کیا میری یاد دہانی اور ادنی تحریک پر فوراً زر چندہ (عہ) روانہ فرمایا۔ اور جمعیت سے

نہایت ہمدردی ظاہر کی۔ مگر اس کے ساتھ ہی وہ اغراض و مقاصد بھی پوچھتے تھے،
میرا خیال یہ ہے کہ "بزم احباب" کا مقصد ہی کیا ہو سکتا ہے جو پوشیدہ ہو،
جمیعت کا مقصد اعظم یہ ہے کہ ہم باوجود ایک دوسرے سے دور ہونے کے
"ایک بزم" کے رکن بنے رہیں۔ جس مرکز فیض سے ہم الگ ہو کر بعید ہو گئے ہیں
اس کی یاد ہمیشہ دلوں میں تازہ رہے۔ وہ دوست و احباب فراموش نہ ہوں جو
ایام تعلیم میں رونق مجلس تھے۔ ہم ایک دوسرے کے حالات ترفع و تسفل سے
آگاہ ہوں۔ اور ایک دوسرے کی مدد کر سکیں۔ اور مدد لے سکیں۔ ہمیں اپنی زندگی
میں بارہا ایسے موقع پیش آئیں گے کہ اسوقت اپنے دوستوں کی مدد یاد آئے گی۔
یہ جمیعت ایسے وقت میں بہترین مساعد بن سکتی ہے۔ اور یہ انجمن اپنے اخوان ملت
پر کافی زور دے سکتی ہے اور معاونت کے لئے بہترین اور موثر ذرائع سے سفارش
کر سکتی ہے۔

(۶)

مولوی حکیم محمد لطف اللہ صاحب قصوری جب سے سرقہ کی مصیبت میں
مبتلا ہوئے اسوقت سے ان کی ساری سرگرمیاں ٹھنڈی ہیں۔ بارہا یاد آتے ہیں۔ اور ہمدردی
کیساتھ انہیں معذور سمجھنا پڑتا ہے۔ خدا کرے جلد وہ اس کے "زندہ دل" رکن بنجائیں،

(۷)

آخر میں ہمیں ان دوستوں سے گلہ ہے جنکو اس جمیعت کے قیام کا علم ہے۔ بلکہ
وہ اسکے بانی مبانی ہیں۔ مگر جب سے وہ وطن تشریف لے گئے ہیں۔ اس وقت سے ایسے
خاموش ہیں جیسے موسم سرما کے بہت سے ذیحیات۔ حالانکہ ہمیں یہ امید تھی کہ وہ خود تو اس کے
رکن رکین ہیں ہی۔ اس جمیعت کے نشر و تبلیغ کی خدمت بھی ان سے بہت کچھ پوری ہوگی
مگر یہ ساری امیدیں اب آہستہ آہستہ "مایوسی" سے منقلب ہو رہی ہیں۔

اجوبہ

(۴) ثالیل اگر بڑے ہوں تو گھوڑے کے بال سے باندھ کر کاٹ دیئے جائیں اور کٹ جانے پر کاسٹک سے جلا دیئے جائیں۔ خال رفع نہیں ہو سکتے۔

(حکیم سید عبداللہ شاہ)

(۴) ثالیل کو بغیر تکلیف دور کرنے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ ثالیل کو گھوڑے کے بال سے باندھیں۔ روزانہ قدرے کس دیا کریں۔ چند روز میں ثالیل بغیر تکلیف کے گر جائیں گے۔ اگرچہ زخم ہو تو اس پر نمک لگا دیں۔ پھر ثالیل نہیں بڑھ سکیں گے اگر ثالیل چھوٹے ہوں اور بال سے نہ باندھے جا سکیں تو استرے یا نشتر سے کٹوا کر نمک لگا دیں۔ اگرچہ تھوڑی دیر تکلیف ہوگی۔ لیکن ثالیل ہمیشہ کے لئے بیخ و بن سے زائل ہو جائیں گے۔

(عبدالواحد)

(۵) قرحہ سوزاک باقی ہوگا۔ روغن بہروزہ۔ روغن صندل اور روغن کباب چینی ہموزن ملا کر دن میں تین مرتبہ دو دو قطرے بتاشہ پر ڈال کر کھائیں اوپر سے ٹھنڈا پانی پی لیا کریں۔ اور پچکاری کے لئے ہلیلہ زرد تین تولہ کو کوٹ کر ڈیڑھ پاؤ پانی میں دن رات بھگو کر چھان کر رکھ لیں۔ اور صبح و شام اس سے پچکاری کیا کریں۔

(حکیم سید عبداللہ شاہ)

(۶) مولی بہ اتفاق حکماء گرم و خشک نہیں۔ بلکہ گرم و تر ہے اور یہ بالکل درست ہے۔ بالفعل اس کی تاثیر سرد ہے۔ جس سے سردی میں کھاتے ہی سردی معلوم ہونے لگتی ہے۔

(حکیم سید عبداللہ شاہ)

(۷) امراض دندان کے لئے حسب ذیل سنون اکسیر صفت ہے:۔

مازوئے سوختہ۔ طباشیر۔ کافور۔ دانہ ہیل۔ مرچ سیاہ۔ صدف سوختہ۔ ناگوس

سوختہ۔ سنگجراحت۔ کتھ سفید۔ پھٹکری بریاں۔ سمندرپھل سوختہ۔ تخم سرس سوختہ پوست بادام سوختہ۔ پوست ہلیلہ زرد۔ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ طوطیائے سوختہ تین ماشہ سب کو باریک پیسکر بطور سنون صبح و شام استعمال کریں۔

(حکیم سید عبداللہ شاہ)

(۸) لگرے۔ یہ دوا بنا کر استعمال کریں۔ نسخہ آدمی کے بال جلائے ہوئے ایلوا۔ مازو ہر ایک چار ماشہ۔ شنگرف۔ پھٹکری بریان ہر ایک دو ماشہ قرنفل ایک ماشہ سب کو باریک پیسکر بطور سرمہ لگائیں۔ (۔ نبی بخش)

(۹) عرق النسا کا درد معلوم ہوتا ہے یہ نسخے استعمال کرائے۔

سورنجان شیریں مصطگی رومی ہر ایک تین ماشہ گل سرخ ۶ ماشہ۔ نمک لاہوری چار ماشہ۔ ریوند چینی۔ سونٹھ۔ بادیان۔ گل بنفشہ ہر ایک ۵ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور روزانہ بقدر ۶ ماشہ آب گرم کے ہمراہ سوتے وقت کھلائیں۔ اور مندرجہ ذیل دوا کی مالش کیا کریں۔

کافور۔ ست پودینہ ہر ایک ۶ ماشہ ست اجوائن تین ماشہ۔ تینوں کو ملا کر شیشی میں رکھیں۔ خودبخود محلول تیار ہو جائیگا۔ بروقت ضرورت اس محلول سے بقدر دو ماشہ لیکر روغن گل ایک تولہ میں ملا کر مالش کیا کریں۔

محمد ناصر علی خریدار المسیح

(۱۰) اس کے لئے جراحی کی ضرورت ہے۔ لہذا کسی مقامی جراح کی طرف متوجہ ہوجیے (مدیر)

(۱۱) حب اجھر کے نسخہ میں سنکھیا سفید اور ہرتال طبقی ہونی چاہیے (مدیر)

(۱۲) آنکھ کی پلکوں پر پھنسیاں نکلنے کا سبب خون کی خرابی اور بدہضمی ہوتا ہے۔ گاہے آنکھوں سے زیادہ کام لینے کے سبب سے بھی یہ پھنسیاں نکلتی ہیں۔

ان کے متواتر نکلنے سے نظر کمزور ہو جاتی ہے۔ جبکہ یہ پھنسیاں بار بار نکلیں تو ان کے استیصال کے لئے مسہل لینا بہتر ہے۔ پھنسی کو تحلیل کرنے کے لئے لونگ کو پیسکر طلا کر دینا مفید ہے۔ (عبد القدیر خریدار المسیح)

(۱۳) مرض کی مفصل کیفیت معلوم ہونے پر نسخہ درج کیا جا سکتا ہے۔ آپ تحریر کیجئے یہ حالت کب سے ہے۔ اور غور سے دیکھکر مطلع کیجئے کہ مریض کے کوے تو گرے ہوئے نہیں ہیں۔ یہ معلوم ہونے کے بعد نسخہ درج کیا جائیگا۔ (//)

(۱۴) روغن مصطگی۔ مصطگی رومی ۵ تولہ کھانڈ طبلیسی ۵ تولہ دونوں کو کھرل کریں۔ ایک مٹی کی ہانڈی کے عین درمیان میں قدرے گیلی مٹی لگا کر اس کے اوپر ایک چینی کا پیالہ جس میں دس تولہ تک تیل آ سکے چسپاں کر دیں۔ پھر مصطگی رومی مع کھانڈ کھرل شدہ پیالہ کے چاروں طرف پھیلا دیں۔ اور ہانڈی کے منہ پر ایک کٹورہ جس کا پیندا قدرے ابھرا ہوا ہو بطور ڈھکنا سیدھا رکھکر گل حکمت کر دیں۔ اور اس کٹورے میں پانی بھر دیں۔ اس کے بعد ہانڈی کو دیگدان پر رکھکر اس کے نیچے نرم آگ جلائیں۔ جب کٹورے کا پانی گرم ہو جائے تو اسکو نکالکر دوسرا تازہ پانی ڈالدیں۔ تین مرتبہ یہی عمل کریں۔ اس کے بعد آہستگی ہانڈی کو اتار کر سرد ہونے پر کٹورہ کو علیحدہ کریں۔ پیالہ جو کہ ہانڈی کے اندر رہا ہے اس میں جمع شدہ روغن ملیگا۔ اسکو احتیاط سے رکھیں۔ اور بوقت ضرورت استعمال کریں۔

منشی غریب داس "حکیم حاذق"

(۱۵) (الف) جس آلہ کے ذریعہ نمک محلول (سالٹ سولیوشن) مریض کے جسم کے اندر پہونچایا جاتا ہے۔ یہ مندرجہ ذیل چیزوں پر مشتمل ہوتا ہے

(۱) ہائپوڈرمک سرنج (محقنہ جلدیہ) کی سوئی جو ربڑ کی نالی سے مستحکم کر دیجاتی ہے

(۲) ربڑ کی نالی جو تقریباً دو تین ہاتھ لمبی ہوتی ہے جس کے کلپ (مقطع) بھی لگی ہوتی ہے۔ تاکہ سیال کی روانگی پر قبضہ ہو اسکا ایک سرا مذکورہ سوئی سے اور دوسرا قیف سے لگا ہوتا ہے

(۳) شیشے کی ایک قیف کی ضرورت ہے جس میں سیال مذکور ڈالا جاتا ہے اور وہ بدن کے اندر ربڑ کی نالی سے ہوتا ہوا بدن میں داخل ہوتا ہے۔

(۴) ایک شیشے کا بڑا ظرف۔ جس میں پاک صاف سیال تیار رہتا ہے۔

(ب) نمکین سیال کس چیز سے بنایا جاتا ہے؟ اس کے لیے سوڈیم کلورائیڈ (نمک) کی قرصیں بنی بنائی ملتی ہیں۔ جو آب مقطر میں حل ہو جاتی ہیں۔

(نائب المدیر)

(۱۶) کوئی ویٹرنری ڈاکٹر صاحب جواب دے سکتے ہیں (حکیم سید عبداللہ شاہ)

(۱۷) یہ لفظ چوبہ نہیں۔ چوپہ ہے۔ چودہ بھی اسی کو کہتے ہیں۔ اس کے معنے ہیں پگھلے ہوئے۔ بذریعہ پتال جنتر وغیرہ تیل نکالا جاتا ہے۔ خشخاش کا شیرہ نکال کر میٹھا ڈالکر بطور کھیر پکائیں۔ دودھ ڈالنا چاہئیے یا خشخاش کو دودھ کے ساتھ ہی پیکر چھان لینا ہے۔ نمک نلی اور نمک منہاری شیشہ گروں یا چوڑی سازوں کے پاس ملسکتے ہیں۔ کانچ بنانے کی نلکیوں اور کانچ کے میل میں سے یہ نمک ملتے ہیں۔

(حکیم سید عبداللہ شاہ)

(۱۸) جس چیز کے شیرہ کو محفوظ کرنا ہو اسکو بوتل یا شیشی میں ڈالکر اوپر سے ایک ایک انگل تیل یا روغن بادام ڈالدیں اور کارک لگا کر بند کردیں عرصہ تک خراب نہ ہوگا۔ جب عرق یا رس نکالنا ہو جاوے تو کاغذ یعنی بلاٹنگ پیپر سے اوپر کا تیل خشک کر لیں۔

(حکیم سید عبداللہ شاہ)

(۱۹) روغن آملہ میں روغن بیضہ مرغ ملا کر استعمال کریں مفید ہے۔ بال گرنے

سے رک کر جدید پیدا ہوں گے اور بڑھیں گے۔ (حکیم سید عبد اللہ شاہ)

(۲۰) اسقاط حمل کا سبب اور مفصل جسمانی حالات معلوم ہونے چاہئیں۔

(حکیم سید عبد اللہ شاہ)

(۲۱) اگر کسی صاحب کو ایسی بوٹی معلوم ہو تو جواب دیں۔ (مدیر)

(۲۲) کانوں کو ہائیڈروجن پروکسائیڈ سے صاف کرکے پچکاری سے نیم کے پتوں کے جوش دیئے ہوئے نیم گرم پانی سے دہلوا کر خشک کرکے روغن بادام تلخ میں امرت دھارا یا اکسیر اعظم ملا کر صبح و شام ڈالیں چند روز میں انشاء اللہ آرام ہوگا

(حکیم سید عبد اللہ شاہ)

(〃) کانوں کو بذریعہ پچکاری صاف کرنے کے بعد مندرجہ ذیل روغن ٹپکایا کریں نہایت مفید ہے۔

کیکر (ببول) کے پھول بقدر ضرورت لیکر سرسوں کے تیل میں جلائیں۔ اس کے بعد صاف کرکے رکھیں۔ روزانہ دو چار قطرے نیم گرم ٹپکایا کریں۔

منشی غریب داس "حکیم حاذق"

(۲۳) ہاضوم ۳ ماشہ کھا کر اوپر سے چار عرق کھانے کے بعد دونوں وقت پیا کریں۔ ہاضوم کا نسخہ یہ ہے۔ پودینہ خشک۔ اجوائن۔ تخم کرفس۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ دنجبیل۔ زیرہ سفید۔ چھوٹی الائچی۔ نمک سونچر۔ نمک طعام۔ نمک سیاہ اور دار چینی۔ ہموزن لیکر باریک پیسکر چھان لیں (حکیم سید عبد اللہ شاہ)

ضروری اطلاع جن حضرات کے پاس المسیح ہر انگریزی ماہ کے پہلے ہفتہ تک نہ پہونچے وہ ۱۵ تاریخ تک دفتر کو اطلاع دیکر بلا قیمت منگوا سکتے ہیں۔ اس کے بعد دفتر بغیر قیمت دینے کا ذمہ دار نہیں بلکہ اطلاع کے ساتھ ہی ٹکٹ بھی ساتھ آنے پر تعمیل ہو سکے گی۔ ناظم دفتر المسیح

اسئلہ

(۲۴) میرا ایک عزیز بعمر ۲۴ سال عرصہ ایک سال ہوا بخار میں مبتلا ہوا ڈاکٹری علاج سے آرام ہوگیا۔ لیکن اس کے بعد یہ حالت ہوگئی کہ ہفتہ دو ہفتہ کے بعد جب قبض کی شکایت ہوتی ہے تو بخار ہو جاتا ہے۔ قبض رفع ہونے سے آرام ہو جاتا ہے ڈاکٹروں نے ملیریائی بخار تجویز کرکے کونین مکسچر دینا شروع کیا اور مسہل بھی دیا لیکن پیچش ہوگئی۔ یونانی علاج سے پیچش کو آرام ہوگیا۔ لیکن بخار روزانہ بعد دوپہر تھوڑی سردی لگ کر ہونے لگا۔ جو کہ بوقت شام معمولی پسینہ آکر اتر جاتا ہے۔ کھانسی وغیرہ اور درد کی شکایت بالکل نہیں۔ مریض سفید رنگ ہے۔ بخار میں پیاس بہت کم لگتی ہے۔ ایک حکیم صاحب حب سم الفار تجویز کرتے ہیں۔ براہ مہربانی تشخیص مرض اور علاج سے ناظرین المسیح میں سے کوئی صاحب مطلع فرمائیں۔

خریدار المسیح نمبر ۲۵۵

(۲۵) ایک شخص عمر ۲۵ سال کو بہت کم سنائی دیتا ہے۔ بہت زور سے پکارنے پر بولتا ہے۔ اگر کسی جگہ سے ایسا آلہ ملتا ہو جس کے کان پر لگانے سے بآسانی سنائی دے تو بذریعہ المسیح مطلع فرمائیں۔ آلہ کے ہاتھ سے پکڑنے کی ضرورت نہ ہو۔ بلکہ بذریعہ کمانی کانوں سے لگا رہے۔ علاوہ ازیں کم سننے کے لئے کوئی دوا بھی درج فرمائیں۔

(خریدار المسیح نمبر ۱۴۰)

(۲۶) میرے سوال نمبر ۱ کا جواب تسلی بخش نہیں ہے۔ قطعی طور پر معلوم ہونا چاہئے کہ دھائی "دھاوئی" ہی ہے۔ یا دھامن درخت سے مراد ہے۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ دھائی بوٹی اور پتھری پھوار ہڑتال ورقیہ کے کشتہ کرنے میں مستعمل ہے میں انہیں بوٹیوں سے کشتہ کرنا چاہتا تھا اور اسی وجہ سے ان کی تحقیق مطلوب تھی

پرشٹ پرنی کو میں خوب جانتا ہوں۔ اب تو صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ آیا وہ اسی ہی کو پرشٹ پرنی کہتے ہیں یا کہ وہ اسی بوٹی علیحدہ ہے! اور نیز پتھری بھنوار اور کھیتی بوٹی کے متعلق معلومات چاہتا ہوں۔ حکیم چھجو سنگھ شرما نادل۔

(۲۷) مدیر المسیح سے خصوصاً اور دیگر اطبا سے عموماً التماس ہے کہ اگر آپ کو ان امراض میں سے کسی ایک کا یا سب کا علاج معلوم ہو تو درج المسیح فرمائیں۔
فواق (ہچکی)، اُمّ الصبیان۔ اس سے بندہ کو خصوصاً اور عام ہم پیشہ برادران کو عموماً فائدہ حاصل ہوگا۔ خریدار نمبر ۱۰۳

(۲۸) مرض اختناق الرحم جس کو ڈاکٹری میں ہسٹریا کہتے ہیں۔ اس کے اسباب و علاج پر روشنی ڈالی جائے۔ نیز ڈاکٹروں کی تحقیقات جدیدہ یہ ثابت کرتی ہے کہ یہ مرض مردوں کو بھی ہو جاتا ہے۔ مگر ہمارے یونانی حکیم اس کو رحم کا مرض بتاتے ہیں۔ اور سوائے عورتوں کے مردوں کو یہ مرض ہونا بالکل ناممکن بتاتے ہیں۔ اسواسطے جملہ اطبا یونانی کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس مرض کے اصلی حالات درج رسالہ فرما کر مشکور فرما دیں۔ آج ڈاکٹر لوگ اس مرض کو اعصابی مرض قرار دیتے ہیں اور مردوں کو یہ مرض ہونا ثابت کر چکے ہیں۔ چنانچہ اس کی بابت شمس الاطبا حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی خانصاحب نے بھی اپنی کتاب مخزن حکمت میں لکھا ہے کہ یہ مرض نازک مزاج مردوں کو اکثر ہو جایا کرتا ہے۔ اگر واقعی ڈاکٹروں کی تحقیقات درست ہی تو ہمارے یونانی حکیموں کو اس کے متعلق اظہار خیالات فرمانا چاہیے۔

ماسٹر فضل محمد عفی عنہ

(۲۹) ایک عورت کے پیٹ میں سات ماہ سے درد ہے۔ دست آتے ہیں دست آنے سے پیٹ کے درد میں کمی ہو جاتی ہے۔ اور درد کے وقت حرارت تیز ہو جاتی ہے بہت علاج کیا۔ مگر آرام نہیں ہوا۔ کوئی مفید نسخہ درج المسیح فرمائیں۔

روز سعید

طبیہ کالج دھلی میں ایک سب سے بڑی کمی کا ازالہ

یہ ظاہر ہے کہ طبیہ کالج دہلی میں علم طب کے تقریباً تمام شعبوں میں اصولی طور پر کام ہو رہا ہے کلیات۔ معالجات علم الادویہ۔ کیمیا وغیرہ کی علمی تعلیم کے ساتھ عملی تعلیم کے ذرایع جلد جلد مہیا کئے جا رہے ہیں۔ بیمارستان کے قیام میں جتنے مصارف اور مشکلات ہیں ان سے صرف وہی لوگ حقیقی آگاہی رکھتے ہیں جن کے متعلق کسی چھوٹے سے چھوٹے شفاخانہ کا انصرام ہو اور جہاں دس بیس مریض رہتے ہوں۔ تمام سامان غذا۔ دوا و لباس اور موسم سرما و گرما کی آسائشیں مفت مہیا کی جاتی ہوں۔ دوسری طرف فن جراحت (سرجری) کی علمی و عملی تعلیم کا انتظام اور اسکی تکمیل وسیع ایک مستقل اور عظیم الشان خرچ رکھتا ہے۔ مگر بحمد اللہ ان دونوں باتوں کی تکمیل ہمارے کالج میں ہو چکی ہے اور بڑے بڑے اعمال جراحیہ کامیابی کے ساتھ ہو رہے ہیں۔

ایک روز میں خود دار العمل میں موجود تھا جبکہ ایک مریض غانغرانا (گنگرین) کا ہاتھ بازو سے کاٹا گیا۔ اور اگرچہ بازو کی شریان دور تک بے نبض تھی۔ اور اس کا عمل مشتبہ تھا۔ مگر پھر بھی کامیابی کے ساتھ مریض شفایاب ہو گیا۔ اور دوسرا عمل قیلہ مائیہ (ہائیڈروسیل) کا تھا جس میں جدید عملیت کے مطابق خصیہ کو باہر نکالکر اس کے طبقات میں طبقہ صفاقیہ (لفافہ غمدیہ۔ ٹیونیکا وجائینیلس) کو تراش کر پھینک دیا گیا۔ یہ مریض بھی نقاہت کے ایام کو کامیابی کے ساتھ گذار کر شفاخانہ سے بامسرت گیا۔

ان جراحی اعمال کو دیکھتے ہوئے اور فن جراحت کی عملی و علمی تعلیم کی خوشی کا احساس کرتے ہوئے نہایت افسوس کے ساتھ یہ خیال سوہان روح ہوا کرتا تھا کہ کاش انسانی لاشیں بھی آئیں۔ اور تشریح کی علمی تعلیم کے ساتھ طلبا کو عملی تشریح (لاشیں چیرنے) کا بھی موقعہ ملے۔ پارسال اگرچہ بعض تھانوں کو سرکاری حکم مل چکا تھا کہ لاشیں

طبیہ کالج کو دیجائیں مگر افسوس کے ساتھ سارا سرما گذر گیا۔ اور ایک لاش بھی کالج میں نہ آسکی۔ اس سال بھی اول اول یہی امید بندھی ہوئی تھی۔ مگر اس امید کے ساتھ مایوسی کا ایک پہلو بھی موجود تھا۔ لیکن ۲۰ نومبر ۱۹۲۲ء کا دن کیسا مبارک دن تھا کہ انتظار کی ساعتیں ختم ہوئیں۔ اور طبیہ کالج اور طب یونانی کی انتہائی خوش قسمتی اور کامرانی کی ساعت آپہونچی۔

مجھے چپراسی نے کالج سے آکر بتایا کہ رات لاش آگئی ہے۔ اور اس کی رگوں (شریانوں) میں رنگ اور دافع عفونت ادویہ کی پچکاری ہورہی ہے۔ میں نے اس مسرت انگیز خبر کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ اور کالج جاکر آنکھوں سے اس کی تصدیق کی۔ ابھی اس کا چرچا ہی تھا کہ دوسرے تھانہ سے ایک دوسری لاش کی آمد کی خبر ملی (پہلی لاش مرد کی تھی۔ اور دوسری لاش عورت کی)۔ سنا گیا ہے کہ اب نہ صرف ایک تھانہ کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ لاشیں طبیہ کالج میں بھیجی جائیں۔ بلکہ دہلی کے تمام تھانوں کو اذن عام دیدیا گیا ہے۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اب کافی سے زیادہ لاشیں مل سکیں گی۔

بہرحال ہندوستان میں طب یونانی کے لئے یہ پہلا مبارک دن ہے کہ طلبا اپنے ہاتھوں سے انسانی لاشیں چیریں گے۔ اور اپنی عزیز طب میں سب سے زبردست کمی کا تدارک کرسکیں گے،

"مدیر"

ہندوستان کے ڈاکٹروں حکیموں اور ویدوں کو ایک مدت سے شکایت تھی کہ انکو ہر قسم کے زہر آسانی سے عمدہ و اصلی نہیں ملتے تھے۔ ہم نے بڑی محنت و انتظام کے بعد ان کی اس قسم کی تمام خواہشوں کو پورا کرنیکا انتظام کر لیا ہے۔ ذیل میں ہم ان زہروں وغیرہ کی فہرست درج کرتے ہیں۔ جو ہم سے ہر ایک ڈاکٹر۔ حکیم و وید صاحبان اپنا نام و پتہ مکمل لکھکر مندرجہ ذیل قیمتوں پر طلب کر سکتے ہیں۔ آرڈر دیتے وقت یہ ضرور تحریر کریں کہ زہر کس مطلب کے لئے درکار ہے۔ اور اپنا نام و پتہ صاف طور پر لکھیں۔

	نام زہر	قیمت		نام زہر	قیمت
۱	سنکھیا سفید بلوری	۲ر تولہ	۷	میٹھا تیلیہ سیاہ	عہ چھٹانک
۲	سنکھیا سفید دودھیا	۴ر ؍؍	۸	کچلہ عمدہ و صاف	۳ر ؍؍
۳	سنکھیا لال	۴ر ؍؍	۹	تخم دھتورہ سیاہ	۵ر ؍؍
۴	سنکھیا زرد	۴ر ؍؍	۱۰	ہڑتال ورقی درجہ اول	۱۲ر تولہ
۵	سنکھیا سیاہ	۸ر ؍؍	۱۱	ہڑتال ورقی درجہ اول چھوٹے ٹکڑے	۶ر تولہ
۶	دارچکنا	۴ر ؍؍	۱۲	ہڑتال ورقی کا چورا	پانچ روپے سیر

ہمارا پتہ فقط اتنا ہی کافی ہے

ویلڈن کمپنی۔ لاہور

نہایت سلیس اور سہل عبارت میں وضع کیا گیا ہے۔ علم طب کے طلبا اور شوق مطالعہ رکھنے والے اطبا اس قسم کی لغت کے سخت ضرورت مند تھے۔ قیمت ۱۲؍ مجلد ۱۲؍ علاوہ محصول۔

(۶) لغات الادویہ اس عظیم لغت میں یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ عربی۔ فارسی۔ ہندی سنسکرت کیمیائی اصطلاحات وغیرہ کا کوئی نام اور کوئی لفظ ایسا باقی نہ رہے جو اس میں مذکور نہ ہو۔ اور جس کی ماہیت نامعلوم رہے۔ اس میں تقریباً پچھتر ہزار الفاظ لغت کی ترتیب پر ردیف وار لکھے گئے ہیں قیمت ۱۲؍ مجلد ۱۲؍ ہر دو لغات یکجا مجلد ۱۲؍

(۷) دہلی کا مطب ریاض کبیر حصہ اوّل اس میں دہلی کا مایۂ ناز مطب ہے وہ دستور العلاج ہے جس کی تجسس اور تلاش ہر ایک طبیب کو تھی۔ اس مطب میں سر سے پاؤں تک تمام امراض کے وہ اصول علاج اور مجرب صدہا نسخہ جات ظاہر کیے گئے ہیں جن میں سے اکثر راز سربستہ سمجھے جاتے تھے۔ قیمت عہ؍ مجلد ۱۲؍

(۸) دہلی کے مرکبات بیاض کبیر حصہ دوم اس میں وہ بے بہا اور مجرب مرکبات درج ہیں۔ جو دہلی کے لیے ہر طرح مایۂ صد ناز و افتخار ہیں۔ اسلیے اگر آپکو دہلی کے صحیح مرکبات انکے اصلی اور مجرب نسخہ جات اور انکی باقاعدہ دواسازی کی تلاش و جستجو ہے تو شاید آپ اپنے مقصد کو اس کتاب کے اندر ضرور پا لینگے۔ قیمت ۱۲؍ مجلد ۱۲؍

(۹) دہلی کی دواسازی بیاض کبیر حصہ سوم جس میں دہلی کے اصول کے مطابق یونانی دواسازی کے تمام ضروری ہدایات اور مشکل اصطلاحات اردو زبان میں لکھے گئے ہیں۔ اسمیں شربت معاجین۔ خمیرہ جات۔ جواہر۔ عرق۔ لعوق۔ اطریفل غرض ہر قسم کی مرکب دوا تیار کرنیکے طریقے بتائے گئے ہیں قیمت ۱۲؍ مجلد ۱۲؍ تینوں حصے یکجا مجلد ۱۲؍

(۱۰) مجموعۂ عنبر یا قانون نسل اس کتاب میں صرف جریان ضعف باہ۔ سرعت انزال وغیرہ کے صدہا صدری اور مجرب نسخہ جات کھلے دل سے بلا کم و کاست لکھے گئے ہیں۔ کہ معمولی اردو داں بھی اسے پڑھکر اپنے مرض کی تشخیص کر سکتا ہے اور اپنے لیے باقاعدہ صحیح اور مناسب مزاج نسخہ تجویز کر کے استعمال میں لا سکتا ہے۔ قیمت ۱۲؍ مجلد ۱۲؍

(۱۱) طبی لغات یہ ایک مختصر مگر نہایت ضروری طبی لغت ہے جو طب کے ہر طالب علم کے پاس ہونی چاہیے اس میں طبی الفاظ و اصطلاحات کی نہایت سلیس اور عام فہم تعریفیں ہیں۔ ۱۲؍

پتہ: ناظم دار الکتب المسیح قرول باغ۔ دہلی